نمبر ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۵ | جلد ۱۱

اخراجاتِ لنگر

احباب جلد توجہ کریں

آج دنیا بھر میں سب سے بڑھکر رضائے الٰہی کے راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق جس جماعت کو دیگئی ہے وہ یہی **احمدی** جماعت ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک وحی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے نبیوں کے سردار ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی وہی وحی آج پھر ظلی طور پر اس کے ظل اور نائب مسیح موعود پر نازل ہوئی ہے کہ لوگوں کو خوشخبری دو کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری متابعت اختیار کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس آواز کو سنا۔ اور مانا۔ اور اس کے مطابق عملدرآمد کیا۔ خدا کا فضل زیادہ سے زیادہ ان پر ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جسقدر اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے اس جماعت احمدیہ کے چندوں کی آمد پر اٹھائے ہیں اور اٹھا رہی ہے وہ اس امر کے لئے کافی شہادت ہے کہ یہ تحریک اور سلسلہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے جس کے فرشتے سعید لوگوں کے دلوں میں اسکی تائید کا جوش ڈال رہے ہیں چند دن ہوئے کہ مسجد مبارک کی توسیع کے واسطے تحریک کیگئی تھی تو اس کا نتیجہ جو ہوا اسکی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ خود قادیاں کے احمدیوں نے جو اکثر غریب اور قلیل آمدنیوں والے مہاجر ہیں۔ قریب پانسو سے زاید روپیہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز ہو رہا ہے یہی حال ہر مد کا ہے لیکن اسوقت جس مد کیطرف میں خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتا ہوں وہ ایک ایسی مد ہے جس کے واسطے دوسری مدات مثلاً مدرسہ، مقبرہ، میگزین وغیرہ مدات کیطرح کوئی خاص آدمی مامور نہیں۔ کہ لوگوں سے مانگے سوائے اس مامور کے جسکی عادت نہیں کہ لوگوں سے مانگا کرے یعنی یہ لنگر خانہ جو خود حضرت مسیح موعود کے زیر انتظام ہے اور جس کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت مہماناں دن بدن بہت بڑھتے جاتے ہیں۔ اسجگہ اس امر کا ظاہر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ بعض شریر لوگ اپنی اخباروں اور کتابوں میں خلقت کو دھوکہ دینے کے واسطے یہ لکھا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو بڑھانے کے واسطے مدرسہ میگزین اور مقبرہ بہشتی کی تجویز نکالی ہے اسمیں شک نہیں کہ اگر (نعوذ باللہ) یہ شخص ایسا ہی دنیادار ہوتا جیسا کہ خبیث لوگوں کے ظنون فاسدہ میں داخل ہے تو مقبرہ بہشتی کی تجویز ضرور ایسی ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں روپے جمع ہو سکتے تھے اور وہ جماعت جو مقبرہ بہشتی کے واسطے چندے دے رہی ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا وجود ایسا پیارا ہے کہ اگر لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ بھی فقط اس کے ذاتی اخراجات پر صرف ہو جاتے تو تمام چندہ دہندوں کے واسطے دل کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا۔ باقی رہے حسود جنکی قسمت میں سوائے جہنم کی جلن کے اور کچھ نہیں آیا انکی بکواس کی یہاں کسیکو پرواہ ہی کیا ہے لیکن کیا یہ امر ہمارے دوستوں کے ایمان کو اور بھی ترقی دینے کا موجب اور نادان معترض کو شرمندگی کے عرق میں غرق کرنیکا موجب نہیں ہوا کہ اس آخری عمر کے وقت جبکہ آمد کا ایک بڑا ذریعہ پیدا ہوا تو حضرت اقدس نے اس آمد کا وصول کرنا اور خرچ کرنا ایک انجمن کے سپرد کر دیا اور خود کوئی تعلق اسکی

آمد و خرچ کے ساتھ ذرہ برابر نہ رکھا مقبرہ کا چندہ براہ راست محاسب کے پاس آتا ہے ایسا ہی دوسرے تمام چندے براہ راست محاسب کے دفتر میں آتے باضابطہ رجسٹر وغیرہ چڑھائے جاتے ہیں۔ روپیہ ایک امین کے پاس ایک آہنی صندوق میں رکھا جاتا ہے اور کچھ بنک میں رکھا جاتا ہے اخراجات کے واسطے باقاعدہ بل بنتے ہیں اور ایک انگریزی میز مقرر ہے جو انکی پڑتال کرتا ہے۔ پھر چک جاری ہوتا ہے ہر ایک خرچ کمیٹی کی منظوری سے ہوتا ہے اور ہزاروں آتے ہیں اور ہزاروں خرچ ہو جاتے ہیں اور حضرت اقدس کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ کتنا روپیہ آیا ہے اور کہاں کہاں رکھا گیا ہے۔ چہ جائیکہ وہ اسمیں سے لیں یا خرچ کریں۔ ہاں لنگر کا چندہ حسب معمول حضرت کے پاس آتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوتا کہ کچھ مدت اور زائرین اور مہاجرین کو خود مسیح موعود کا مہمان کہلانے کا فخر حاصل ہو سکے۔

خیر یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ اب میں اصل امر کیطرف پھر توجہ کرتا ہوں۔ جس کے واسطے میں نے اس وقت قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مدات کی طرف زیادہ تحریک ہونے کے سبب اور لنگر کے چندہ کے واسطے کوئی خاص تحریک نہ کیا جانے کے سبب چندہ لنگر کی آمد اسی طرح گھٹتی جاتی ہے جسطرح کہ اس کے اخراجات بڑھتے جاتے ہیں۔ خدا رحم کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو کہ وہ اپنے موقعہ پر بعض خاص دوستوں کو پرائیویٹ خط لکھا کرتے تھے ہمیں تو پورے طور پر معلوم بھی نہیں کہ وہ کس کس کو لکھا کرتے تھے۔ اس واسطے میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام دوست اسی مضمون کو اپنے نام خاص خط سمجھ کر پورے زور کے ساتھ چندہ لنگر کیطرف متوجہ ہوں گے۔ چونکہ حضرت کی ڈاک اور منی آرڈروں کے دیکھنے کا مجھے موقع ملتا ہے اسواسطے میں بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ اخراجات کے مقابل میں اسوقت آمد کچھ بھی نہیں۔ احباب دوستوں کو چاہئے کہ اسوقت نہ صرف ماہواری چندوں کی ادائگی میں کوشش کریں اور ان کو باقاعدہ بنائیں بلکہ کچھ یکمشت چندہ جمع کرکے فوراً ارسال فرماویں۔ تمام چندہ براہ راست حضرت کے نام آنا چاہئے لیکن کسی دوسرے چندہ کے ساتھ شامل ہو کر محاسب صاحب کے پاس آجائے تو بھی ہرج نہیں بشرطیکہ کوپن میں اور علیحدہ خط میں اسکی تفصیل درج ہو۔ یکمشت چندہ کے واسطے میں بالخصوص جماعتہائے سیالکوٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ انبالہ کو متوجہ کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر انشاء اللہ جلد اپنا اثر دکھائے گی۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

نظم

کیوں ہو رہا ہے خرم و خوش آجکل جہاں
کیوں ہر دیار و شہر ہوا رشک بوستاں

چہرے پہ اس مریض کے کیوں رونق آگئی
جو کل تلک تھا سخت ضعیف اور ناتواں

ان بیکسوں کی ہمتیں کیوں ہو گئیں بلند
جنکا کہ کل جہاں میں نہ تھا کوئی پاسباں

وہ لوگ جو کہ راہ سے بے راہ تھے ہوئے
کیوں انکے چہرہ پر ہے خوشی کا اثر عیاں

تاریکی و جہالت و ظلمت کدھر گئی
دنیا سے آج اسکا ہوا کیوں ہے گم نشاں

جیسے سنو کہ اتنا تغیر ہے کیوں ہوا
جو بات کل نہاں تھی ہوئی آج کیوں عیاں

یہ وقت وقت حضرت عیسیٰ ہے دوستو
جو نائب خدا ہیں جو ہیں مہدی زماں

ہو کر غلام احمد مرسل کے آگئے ہیں
قربان جن کے نام پہ ہو جائیں انس و جاں

سب دشمنان دین کا [illegible] کیا ذلیل
بخشی ہے رب عزوجل نے وہ عز و شاں

جو ان سے لڑنے آئے تو منہ کی کھا کے اٹھ گئے
باقی اگر کوئی بچا ہے تو ہے اب وہ نیم جاں

ان کو ذلیل کرنے کا جس نے کیا خیال
ایسا ہوا ذلیل کہ جینا ہوا محال

رنج و غم و ملال کو دل سے بہلا دیا
جو داغ دل پہ اپنے لگا تھا مٹا دیا

ہم ہو رہے تھے پھرتے کہیں کے کہیں مگر
جو راہ راست تھا ہمیں اس نے بتا دیا

اک جام معرفت کا جو ہم کو پلا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا

دکھلا کے ہم کو تازہ نشانات و معجزات
چہرہ خدائے عز و جل کا دکھا دیا

ہم کیوں کریں نہ اس پہ فدا جان آبرو
روشن کیا ہے دین کا جو سبق بھلا دیا

وہ دل جو بغض و کینہ سے ہی کور ہو رہے
دین کا کمال ان کو بھی اس نے دکھا دیا

اس نے ہی آکے ہم کو اٹھایا زمین سے
تھا دشمنوں نے خاک میں ہم کو ملا دیا

ڈوئی قصوری۔ دہلوی لیکھو و سو عرج
ساروں کو ایک وار میں اس نے گرا دیا

ایسے نشاں دکھائے کہ میں کیا کہوں کہ ہیں
کفار نے بھی اپنے سروں کو جھکا دیا

احسان اس کے ہم پہ ہیں حد و بیکراں
جو گن سکے انہیں نہیں ایسی کوئی زباں

برطانیہ جو تم پہ حکومت ہے کر رہا
تم جانتے نہیں ہو کہ ہے بھید اس میں کیا

وہ بھی اسی کے دم سے ہی نعمت تمہیں ملی
تا شکر جان و دل سے خدا کا کرو ادا

نازل ہوئے تھے عیسیٰ مریم جہاں وہاں
اس وقت جاری قیصر روما کا حکم تھا

گو تھا یہودیوں کی نہ وہ اپنی سلطنت
پر اپنی سلطنت سے بھی آرام تھا سوا

ویسی ہی سلطنت تمہیں اللہ نے دی
تا اپنی قسمتوں کا نہ تم کو رہے گلا

پر جیسے اس مسیح سے بڑھکر ہے یہ مسیح
یہ سلطنت بھی پہلی سے امن میں سوا

یہ رعب اور شان بھلا اسمیں تھی کہاں
یہ دبدبہ تھا قیصر روما کو کب ملا

ہے ایسی شان قیصر ہندوستان کی
ہے دشمن اسکی خنجر برّاں سے کانپتا

اس سلطنت کی تم کو بتاؤں وہ خوبیاں
جن سے کہ اسکی مہر و عنایات ہوں عیاں

اس کے سبب سے ہند میں امن و امان ہے
نے شور و شر کہیں ہے نہ آہ و فغاں ہے

ہندوستاں میں ایسا کبھی ہے ہوا کہاں
ہر شورہ پشت جس سے ہوا نیم جاں ہے

وہ جا بجا نہ ہوتی تھی ہر روز لوٹ مار
ہر طرح اسکی جگہ یہ امن و امان ہے

خفیہ ہو کوئی بات تو بتلاؤں میں تمہیں
طرز حکومت ان کی ہر اک پر عیاں ہے

ہندوستاں میں چار طرف ریل جاری کی
ان کا ہی کام ہے یہ بڑا ہی کی شان ہے

چیزیں ہزاروں ڈاک میں بھیجو تم آجکل
نقصان اسمیں کوئی نہ کوئی زیاں ہے

پھیلائی تار ملک میں آرام کے لئے
یہ سلطنت بھی ہم پہ بہت مہرباں ہے

چھوٹوں بڑوں کی [illegible] ہوتی ہے یاں بسر
نے مال کا خطر ہے نہ نقصان جاں ہے

پیتے ہیں ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
اس سلطنت میں یاں تک امن و اماں ہے

پھر بھی نہ کوئی مانے جو احسان تو کیا کہیں
ایسے کو بے خرد کہیں یا بے حیا کہیں

ہندوستاں سے اٹھ گیا تھا علم اور ہنر
یاں آتا تھا نہ عالم و فاضل کوئی نظر

پھیلا تھا ہر چہار طرف جہل ملک میں
کوئی نہ تھا جو آکے بتاتا ہو چارہ گر

اپنے پرائے چھوڑ کے سب ہو گئے الگ
ہم بیکسوں پہ آخر انہوں نے ہی کی نظر

انگریزوں نے ہی بیکس و بد حال دیکھ کر
کھولے ہیں علم و فضل کے ہمپر ہزار در

مذہب میں ہر طرح ہمیں آزاد کر دیا
چلتا نہیں کسی پہ کوئی جبر کا تبر

جا جا کرے نماز پڑھے کوئی کچھ کرے
آزاد کر دیا ہے انہوں نے ہر اک بشر

القصہ سلطنت یہ بڑی مہرباں ہے
آتی نہیں جہاں میں ایسی کوئی نظر

فضل خدا سے ہم کو ملی ہے یہ سلطنت
جو کہ ہے ایسی نفع رساں اور بے ضرر

اور اس سے بڑھ کے رحم خدا کا یہ ہیچ
جیسے مسیح سا دیا ہے ہم کو راہبر

محمود درد دل سے یہ ہے کہتا اب میری دعا
قیصر کو بھی ہدایت اسلام ہو عطا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونیکا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام اُن کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اسوقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالےٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اسجگہ مخاطب میرے مولوی ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَ اُحَافِظُکَ خَاصَّۃً۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاصکر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اُسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنت اللّٰہ علیٰ من کذّب وحی اللّٰہ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ولعنت اللّٰہ علیٰ من افتریٰ علی اللّٰہ۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا

بلکہ یہ ذکر ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے۔ بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاویں گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھہرے گی۔

اب میں دیکھوں گا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا اور مجھے بھی خدا تعالےٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے۔ تا دیکھے افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد

ڈائری

بروز [illegible] ایک دوست کا خط حضرت کے حضور پیش ہوا کہ حضرت ابراہیم پر جو آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ و فساد کی آگ تھی۔ حضرت نے فرمایا فتنہ و فساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر سرد کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کیطرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کیطرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے

نمبر ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۵ | جلد ۱۱

اخراجاتِ لنگر

احباب جلد توجہ کریں

آج دنیا بھر میں سب سے بڑھکر رضائے الٰہی کے راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق جس جماعت کو دیگئی ہے وہ یہی احمدی جماعت ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک وحی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے نبیوں کے سردار ہمارے سیّد و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی وہی وحی آج پھر ظلّی طور پر اس کے ظل اور نائب مسیح موعود پر نازل ہوئی ہے کہ لوگوں کو خوشخبری دو کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری متابعت اختیار کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس آواز کو سنا۔ اور مانا۔ اور اس کے مطابق عملدرامد کیا۔ خدا کا فضل زیادہ سے زیادہ انپر ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جسقدر اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے اس جماعت احمدیہ کے چندوں کی آمد پر اٹھائے ہیں اور اٹھا رہی ہے وہ اس امر کے لئے کافی شہادت ہے کہ یہ تحریک اور سلسلہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے جس کے فرشتے سعید لوگوں کے دلوں میں اسکی تائید کا جوش ڈال رہے ہیں چند دن ہوئے کہ مسجد مبارک کی توسیع کے واسطے تحریک کیگئی تھی تو اس کا نتیجہ جو ہوا اسکی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ خود قادیان کے احمدیوں نے جو اکثر غریب اور قلیل آمدنیوں والے مہاجر ہیں۔ قریب پانسو سے زاید روپیہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز ہو رہا ہے یہی حال ہر مد کا ہے لیکن اسوقت جس مد کیطرف میں خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتا ہوں وہ ایک ایسی مد ہے جس کے واسطے دوسری مدات مثلاً مدرسہ۔ مقبرہ۔ میگزین وغیرہ مدات کیطرح کوئی خاص آدمی مامور نہیں۔ کہ لوگوں سے مانگے سوائے اس مامور کے جسکی عادت نہیں کہ لوگوں سے مانگا کرے یعنی یہ لنگرخانہ جو خود حضرت مسیح موعود کے زیر انتظام ہے اور جس کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت مہمانان دن بدن بہت بڑھتے جاتے ہیں۔ اسجگہ اس امر کا ظاہر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ بعض شریر لوگ اپنی اخباروں اور کتابوں میں خلقت کو دہوکہ دینے کے واسطے یہ لکھا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو بڑھانے کے واسطے مدرسہ میگزین اور مقبرہ بہشتی کی تجویز نکالی ہے اسمیں شک نہیں کہ اگر (نعوذ باللہ) یہ شخص ایسا ہی دنیادار ہوتا جیسا کہ خبیث لوگوں کے ظنون فاسدہ میں داخل ہے تو مقبرہ بہشتی کی تجویز ضرور ایسی ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں روپے جمع ہو سکتے تھے اور وہ جماعت جو مقبرہ بہشتی کے واسطے چندے دے رہی ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا وجود ایسا پیارا ہے کہ اگر لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ بھی فقط اس کے ذاتی اخراجات پر صرف ہو جاتے تو تمام چندہ دہندوں کے واسطے دل کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا۔ باقی رہے حسود۔ جنکی قسمت میں سوائے جہنم کی جلن کے اور کچھ نہیں آیا انکی بکواس کی پرواہ کسیکو ہے لیکن کیا یہ امر ہمارے دوستوں کے ایمان کو اور بھی ترقی دینے کا موجب اور نادان معترض کو شرمندگی کے عرق میں غرق کرنیکا موجب نہیں ہوا کہ اس آخری عمر کے وقت جبکہ آمد کا ایک بڑا ذریعہ پیدا ہوا تو حضرت اقدس نے اُس آمد کا وصول کرنا اور خرچ کرنا ایک انجمن کے سپرد کر دیا اور خود کوئی تعلق اسکی

مشنری خطرہ

(وہ تقریر جو مفتی محمد صادق صاحب نے جلسہ ایمپائر ڈے پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کمیونٹی ہال میں کی)

ایمپائر ڈے۔ ایمپائر ڈے کیا ہے۔ سلطنت کا دن جو اس امر کے واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ بالخصوص اسکول کے بچوں کے ذہن نشین کرایا جاوے کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کے کسقدر برکات ہیں اس دن کے تقرر کا اصل محرک طلبار کا وہ رویہ ہے جو آجکل عموماً اکثر مدارس میں اور بالخصوص آریوں کے مدرسوں اور کالجوں میں دیکھنے میں آتا ہے اور ایسی جگہوں پر نہایت ضروری ہے کہ ایسے جلسے سال میں نہ صرف ایک بلکہ کئی ایک ہوا کریں اور ہم اپنے نائب ناظم صاحب تعلیم دینی و دنیوی کا سررشتہ تعلیم کے حکم کے مطابق اس خاص جلسہ کے ایسے عمدہ انتظام کے ساتھ منعقد کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی شکرگذاری اور فرمانبرداری کا ایسا سبق اس زور کے ساتھ ہمارا امام ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور دنیا بھر کی تمام سلطنتوں پر نگاہ کر کے ہم جماعت احمدیہ کے واسطے گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ایسا مفید اور ضروری اور نافع دیکھتے ہیں اور یہ باتیں ہمارے بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں کے دلوں میں ایسی مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑے ہوئے ہیں کہ ہمارے واسطے تو سال کا ہر ایک دن ایمپائر ڈے ہوتا ہے۔

پھر آج اس جلسہ میں ایمپائر ڈے کے اغراض و مقاصد پر نظم و نثر میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ہمنے بھی ایک تقریر میں اس مطلب پر بہت کچھ کہا ہے اسواسطے میں اس کے متعلق بحیثیت مجموعی کچھ گفتگو کرنے کی بجائے صرف ایک خاص پہلو کو لیتا ہوں جو میرے نزدیک بہت ضروری ہے لیکن گورنمنٹ اور رعایا نے اسکی طرف خاص توجہ نہیں کی۔ اسمیں شک نہیں کہ اسوقت زمانہ بول اٹھا ہے کہ کوئی اوتار۔ کرشن۔ بدھ۔ مہدی مسیح اس زمانہ میں آنا چاہئے اور پولیٹیکل رنگ میں ایسے عقائد ہمیشہ ہر قوم کو ان کے لئے ایک قومی ایمپائر ڈے کی امیدیں دلاتے ہیں جوان کے نزدیک اس ایمپائر ڈے کا جانی دشمن ہونیوالا ہے جیسکی خوشی میں آج ہم سب جمع ہوئے۔ آریہ اور بنگالی جو کچھ کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے۔ بدھ بھی اور جینی بدھا کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ ہندو کرشن کی آمد کے منتظر ہیں تمام مسلمان (سوائے فرقہ احمدیہ کے) ایک جہادی مہدی کو جلد دیکھنا چاہتے ہیں اور ایسے عقائد ایمپائر ڈے کے دشمن ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان سب سے بڑھکر گورنمنٹ کا ایک اور خفیہ دشمن بھی ہے۔ جو ایک خونی مسیح کے آنیکا عقیدہ اس ملک میں پھیلا رہا ہے اور جس کو مشنریوں کا گروہ کہتے ہیں مشنری لوگ ہند کے چاروں کونوں میں یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں کہ عنقریب یسوع مسیح جلال کے تخت پر بیٹھا ہوا ایک بڑی فوج لے کر زمین پر اتریگا اور ان سب کو جو عیسائی نہیں ہیں قتل کر ڈالے گا۔ اب غور کرنا چاہئے کہ یہ عقیدہ گورنمنٹ کے واسطے کیسا خوفناک ہے۔ سب سے اول قابل غور تو یہ بات ہے کہ خود گورنمنٹ کوئی مذہب نہیں رکھتی اور اس گورنمنٹ کی جو سب سے بڑی برکت ہے کہ اس کے ماتحت تمام مذاہب کو آزادی حاصل ہے وہی برکت مشنریوں کے عقائد کے مطابق ایک لعنت ہے جو گورنمنٹ کو پابہ زنجیر یسوع کے جلالی تخت کے سامنے سزایابی کے واسطے کھڑا کرے گی۔ پھر گورنمنٹ کے تمام عہدہ دار بڑے بڑے کارکن اور کالجوں کے پروفیسر اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر اس امر کے ملزم ہیں کہ انہوں نے انجیل کی تعلیم کو مدارس سے خارج کر دیا ہے اور ان میں سے اکثر یسوع کے مذہب پر نہیں بلکہ وہ اس سے بہت بیزار ہیں یسوع جلالی تخت کے سامنے ان لوگوں کا کیا حال ہونیوالا ہے اور اگر کوئی نادان پادری یہ کہے کہ یسوع عیسائی مذہب کو پسند کرے گا اور گورنمنٹ کے سب ارکان عیسائی ہیں سوائے اس کے کہ لیجسلیٹو کونسل کے چند ممبر یا بعض عہدہ دار جو دیسی ہیں اور جو لاز ما پھانسی پر چڑھائے جائنگے خواہ گورنمنٹ کے کیسے ہی نمک حلال اور خیر خواہ ہوں اسواسطے یسوع ان کو نہیں پکڑے گا بلکہ صرف دیسیوں کو (خواہ رعایا ہو۔ خواہ سکھوں کی فوج۔ خواہ گورکھوں کی پلٹنی اور خواہ افغانوں کا ترپ) تو اول تو یہ بات ہی غلط ہے کیونکہ اسوقت عیسوی مذہب اسقدر مختلف فرقوں پر منقسم ہو رہا ہے کہ شائد دنیا میں کبھی کسی مذہب میں باہم اس قدر اختلاف ہوا ہو۔ بڑے موٹے فرقے تو رومیوں یونانیوں اور پراٹسٹوں کے ہیں۔ پھر پراٹسٹنٹوں کے سینکڑوں فرقے ہیں جنمیں سے ایک فرقہ چرچ آف انگلینڈ کا ہے اور پھر اس کے آگے اسی فرقے ہیں اور سب ایک دوسرے کو عیسائیت سے خارج اور یسوع کا دشمن جانتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ یسوع بالفرض جب آوے گا تو اس بہتر سو فرقے میں سے صرف ایک کو اپنا مانے گا اور باقی سب کو تہ تیغ کریگا اور کوئی شخص یقینی طور پر نہیں کہ سکتا کہ لارڈ منٹو اور لارڈ کچنر بلکہ خود حضور قیصر ہند اسی برگزیدہ فرقہ میں ہوں گے یا ان کو بھی یہ سنایا جاوے گا کہ اے تم جو مجھے خداوند کہتے تمہیں میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ وہ ان موجودہ فرقوں میں سے کسی ایک کو بھی پسند نہ کرے اور گذشتہ زمانہ میں جو عیسائی فرقے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ایک کو پسند کرے اور موجودہ زمانہ کے تمام عیسائیوں کو قتل کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ بمعہ اس کی رعایا کے قتل کیجاوے اور ہند پر حکومت کرنے کے واسطے فقط جلال کے تخت کا مالک اپنے ایک کم بارہ حواریوں کے ساتھ رہجاوے خدا کا بہر شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی بیوقوف نہیں جو مشنریوں کے ایسے بیہودہ عقائد سے خوف زدہ ہو جائے۔ کیونکہ نہ کوئی ایسا یسوع آسمان پر ہے اور نہ کسی نے آنا ہے لیکن تاہم جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ خونی مہدی کا جاہل لوگوں کے واسطے ممکن ہے کہ کسی وقت خوفناک صورت اختیار کرے اور اندر ہی اندر ہمیشہ ان کے دلوں کو زہر آلود کر رہا ہے ایسا ہی مشنریوں کا عقیدہ کہ ایک خونی مسیح آئے گا ملک کے اندر ایک زہریلا بیج بو رہا ہے جس سے خطرہ ہے کہ کانٹے دار جھاڑ نکلکر ملک کو دکھ دینے کا موجب ہوں اس واسطے ابھی سے انکی بیخ کنی کیطرف گورنمنٹ اور اسکی رعایا کو بالاتفاق متوجہ ہو جانا چاہئے۔

عیسائی پادریوں کا وجود ہر جگہ اور ہر زمانہ میں ملک کے واسطے سخت فساد پھیلانیوالا ہوا ہے۔ تاریخ انگلستان کا سیاہ حصہ وہی ہے جس زمانہ میں پادریوں کو یہ اختیارات تھے کہ وہ اپنے مذہبی ڈھکوسلوں کیخاطر بڑے بڑے آدمیوں کے خون گراتے تھے اور ملک کے لائق اور کارکن آدمیوں کو تہ تیغ کرتے تھے۔ جن دنوں پوپ کا راج یورپ میں تھا اور سلطنت پادریوں کے رعب میں تھی ان دنوں لاکھوں انسان یورپ کے مختلف حصوں میں صرف عیسائیت کو قبول نہ کر لینے کے سبب تہ تیغ کئے جاتے تھے آج فرانس کی حکومت کو پادریوں کے ہاتھوں سے جو مصائب پہنچ رہے ہیں وہ اخباروں کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہیں وہ تو خدا ہی کو کچھ ایسا

منظور ہے کہ یہ دجل اب بڑھنے نہ پاوے ورنہ حکومت فرانس کے برخلاف
جسقدر جوش پوپ اور اس کے پوپیوں نے برپا کیا ہے اس سے خوف تھا
کہ حکومت فرانس ایکدفعہ پاؤں سے اکھڑ جائے چین میں جسقدر کشت وخون
ہوتے ہیں اور آئے دن حکومت چین پر مصائب گرتے ہیں وہ سب پادریوں
کے طفیل ہے کیا ان سب باتوں کو مدنظر رکھکر ہم مشنریوں کیخدمت میں ادب
کے ساتھ یہ درخواست پیش کرنیکا حق نہیں رکھتے کہ اے مشنری صاحبان ملک
ہند میں تعلیم اور روشنی کے واسطے گورنمنٹ مہربان نے ہمارے واسطے
بہت سے مدارس اور کالج بنا دیئے ہیں۔ ہمیں تمہاری اس منافقانہ استادی
کی ضرورت نہیں کہ بظاہر ملک میں تعلیم پھیلانے کا بہانہ کیا جاتا ہے اور اندر
ہی اندر ہماری گورنمنٹ کے برخلاف یہ عقیدہ پھیلایا جاتا ہے کہ ایک خونی
مسیح آئیگا جو اول گورنمنٹ کی وفادار رعایا کو تہ تیغ کریگا کیونکہ وہ عیسائی
نہیں ہے اور جب رعایا قتل ہو گئی۔ تو پھر گورنمنٹ پر بھی ہاتھ صاف کرے گا
کیونکہ وہ عیسائی گورنمنٹ نہیں ہے۔ اے لمبی ڈاڑھی والے اور منڈی ہوئی
ڈاڑھی والے پادری صاحبان آپ سب کی خدمت میں ہماری یہ التماس ہے
کہ ہمارے ملک میں آگے ہی فاسد عقائد بہت ہیں۔ اب ضرورت نہیں کہ
آپ ایک اور خوفناک فاسد عقیدہ پھیلاؤ۔ برائے خدا ہم پر رحم کرو اور
اپنا بوریا اٹھا کر اپنے وطن کو واپس جاؤ اور کسی نیک کام میں مشغولیت اختیار
کرو۔ اور ہمیں عذر نہ ہوگا کہ آپ صاحبان اتنے عرصہ میں جو کالوں کی متاع جمع کی بمعہ
انکی سالیوں کے اپنے ہمراہ جہاز پر سوار کرکے لے جاؤ۔

پس میرے پیارے بچو! گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری کا جو سبق تم کو رات
دن اس مدرسہ میں سکھایا جاتا ہے اس کو عملی رنگ میں لانے کے واسطے جو
ذرایع تم اختیار کرو گے اُن میں سے ایک اس بات کو بھی ضرور اپنے پروگرام
میں مدنظر رکھنا کہ مشنریوں کا خطرہ تمہارے ملک اور گورنمنٹ برطانیہ کے واسطے
ایک سخت خطرہ ہے جسطرح ہوسکے نہ صرف ملک کے اندر سے اسکی بیخ کنی کرو۔ بلکہ
خود یورپ امریکہ میں ان کے گھر و نمیں پہونچکر وہاں بھی انکو ان بد عقائد سے چھڑانے
کی کوشش کرو۔ اور اپنی کوشش میں ہمت اور استقلال کے ساتھ مصروف رہو
انہیں نہ صرف ہمارا اور ہماری گورنمنٹ کا فائدہ ہے بلکہ ان لوگوں کا بھی فائدہ
ہے جو مسیحی مشنری بنے پھرتے ہیں کہ ایسے خیالات کو اپنے دلوں سے
نکالدیں اور اب صبر کے ساتھ بیٹھ جاویں۔ جس یسوع کو وہ آسمان پر ہم کو
دکھانا چاہتے ہیں وہ خود ہمارے ملک میں زمین کے اندر مدفون ہے تعجب ہے
کہ یسوع کی قبر ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہزاروں کوس کا سفر بری اور
بحری کرکے ہمارے پاس جو خبر لاتے ہیں وہ یہ ہے کہ یسوع آسمان پر ہے
اور اتنی محنت بیفائدہ اٹھا کر اس پنجابی مثل کے مصداق بنتے ہیں۔ کہ
پٹیا پہاڑ تے نکلیا چوہا اور ایسی بیہودہ خبروں کی اشاعت کرکے
یورپ امریکہ کی مشہور دانائی پر داغ لگاتے ہیں۔ میں بارہا خیال کرتا ہوں
کہ یورپین لوگ باین ہمہ دانش وعقل اپنے ساتھ اس پادریانہ عقل کے گروہ کو
کیوں ساتھ لاتے ہیں جو ہمارے گلی کوچوں میں کہتے پھرتے ہیں کہ

[illegible] یسوع جلال کا [illegible]
بیٹھ کر تم سب کو سخت سزا دے گا

شاید یہ لوگ بطور نظر بٹو کے لائے جاتے ہوں کہ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور فلاسفروں
اور مدبروں اور سائنس دانوں کو نظر نہ لگ جائے۔ مگر ہم یورپین اصحاب کو یقین دلاتے ہیں
کہ ہندی آنکھیں گورنمنٹ کیواسطے نظر بد کا کوئی حصہ نہیں۔ انکے گورے چہرے پر ہم
بدنما نظر بٹو کو دیکھنا نہیں چاہتے جو سیاہیوں کی آمیزش سے دن بدن بڑھتا جاتا ہے
اسواسطے مناسب ہوگا کہ ہمارے مہربان دوست اسکو ہمیشہ کیواسطے اتار کر سمندر کے سپرد کردیں۔

آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن

اور

لاٹ صاحب پنجاب

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب شملہ سے بقصد ولایت بمبئی تشریف لیجا رہے
تھے کہ ۲۲ مئی کو بمقام کالکا آریہ سماج کے ایک ڈیپوٹیشن نے جس میں رائے
بہادر سوہن لال۔ مسٹر روشن لال لالہ ہنسراج اور بھگت ایشورداس
شامل تھے۔ حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ سب سے پہلے مسٹر
روشن لال بیرسٹر نے ہز آنر سے اجازت چاہی کہ چند کتابیں اور رسالے
متعلق آریہ سماج خدمت میں پیش کریں۔ لیکن سر ڈینزل ابیٹسن بہادر
بالقابہ نے فرمایا کہ میں کتابیں منظور کر لینے سے پہلے گفتگو کر لینا زیادہ
ضروری وقابل ترجیح سمجھتا ہوں۔ اسپر لالہ ہنسراج پرنسپل دیانند کالج نے
مختصراً یقین دلانا چاہا کہ ہماری سماج کو گذشتہ شورش سے کچھ تعلق نہیں
اُس کا مقصد تو صرف اپنی قوم کی مذہبی اور تعلیمی ترقی ہے۔ اور کہ شورش
کے دنوں میں ہم نے اپنا کالج بند کر دیا تھا۔ اور ہم کو پختہ یقین ہے کہ ہمارے
کالج کے طلبار اس شورش میں بالکل شریک نہ تھے۔ حضور ممدوح نے
فرمایا "اس بات سے تو ہم خوش ہیں کہ تم لوگ گذشتہ شورش سے اپنی
بے تعلقی کا یقین دلاتے ہو لیکن ہمیں پنجاب بھر کے تمام ڈپٹی
کمشنروں سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جہاں جہاں آریہ سماجیں
ہیں وہی مقامات باغیانہ سازشوں اور سرگوشیوں کے
سنٹر ہیں۔ لالہ ہنسراج بولے کہ "بدقسمتی سے آریہ سماج میں اور دیگر
مذاہب میں اختلاف ہے۔ آریہ سماج انپر آزادانہ نکتہ چینی کرتی ہے۔ اسواسطے
سب اسکو برا کہتے اور طرح طرح کے جھوٹے سچے الزام اُس کے سر دھرتے ہیں"
پھر مسٹر روشن لال ہز آنر سے مخاطب ہوئے اور یقین دلایا کہ میں اجیت سنگھ
سے کبھی نہیں ملا۔ اور اسکی تقریروں کے متعلق مجھے کبھی خیال تک نہیں آیا کہ
واقعی وہ ایسی (شرربار) ہوتی ہیں جیسی کہ بعد میں سنی گئیں" بعد ازاں
رائے بہادر سوہن لال جناب ممدوح سے ہمکلام ہوئے۔ آپنے بھی شورشوں
سے بیزاری وعدم تعلق ظاہر کیا۔ اور ساتھ ہی کانگڑہ ریلیف ورکس کے متعلق
اپنی خدمات کی جانب بھی ہز آنر کو توجہ دلائی۔ پھر لاٹ صاحب بہادر لالہ ایشورداس
سے مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا تم کو ہم نے اس سے پہلے بھی کبھی دیکھا ہے یہ بولے
حضور نے رائے نرائن داس کو دیکھا ہوگا جو میرے بھائی ہیں اور صورت
میں مجھ سے بہت مشابہ ہیں۔ پھر ان لالہ صاحبان نے بھی اپنے تینوں رفیقوں کے بیان
کی تائید میں کہا کہ لاہور کی شورشوں سے آریہ سماج کو کچھ ہمدردی نہیں ہے۔
آخر میں ہز آنر نے فرمایا کہ ہم آپ لوگوں سے یہ سنکر خوش ہوئے کہ آریہ سماج
کو گذشتہ شورشوں سے کچھ تعلق نہ تھا۔ لیکن ہم کو اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ یہ
بے تعلقی ذرا پہلے کیوں نہ ظاہر کیگئی؟ اور ایسی غلط افواہوں کی تردید کیواسطے
نہیں کیگئی کہ پلیگ گورنمنٹ پھیلاتی ہے۔ کنوؤں میں زہریلی دوائیں ڈلوا کر وغیرہ وغیرہ
اور کہ یہ آریہ سماج کا فرض ہے کہ جو کچھ شور وشر پچھلے دنوں ہو چکا ہے اس سے
بے تعلقی وعدم ہمدردی کا اظہار علانیہ کرتے۔ پھر فرمایا کہ سودیشی تحریک کے
تو ہم ہمیشہ سے حامی ہیں۔ اور نیک نیتی وایمانداری سے نکتہ چینی کرنے پر
بھی ہم کو کچھ اعتراض نہیں۔ نہ ہم کو یہ توقع ہے کہ تعلیمی ترقی کے ساتھ ہندوستانی
لوگ ایجی ٹیشن سے باز آجائیں گے۔ مگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایجی ٹیشن ہو تو

قاعدہ ضابطہ کے ساتھ ہو (نہ کہ ایسا طوفان بدتمیزی) اور لوگ ایسی حرکات سے اجتناب کریں جن کے باعث حاکم و محکوم کے تعلقات میں تلخی اور بدمزگی پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں ہز آنر نے سماجی ڈیپوٹیشن کی محولہ بالا گزارشیں ہی منظور فرمالیں اور ممبران ڈیپوٹیشن سے ہاتھ ملا کر انکو رخصت کر دیا۔

اس ڈیپوٹیشن کی روئداد سے کئی اہم نتائج نکلتے ہیں جن سے امید ہے کہ پبلک اور خاصکر سماجی صاحبان ضرور سبق حاصل کریں گے۔ سب سے ضروری اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ صاحبان ڈپٹی کمشنر بہادر نے ہز آنر کو آریہ سماجوں کی نسبت جو اطلاع دی وہ کسی الہام الٰہی کی بنا پر تو ہے نہیں۔ سماجیوں کا پولیٹیکل رویہ اور لہجہ ہی عمال حکومت کی اس رائے کا ذمہ وار ہو سکتا ہے اور لالہ ہنسراج صاحب نے جو کچھ ڈیفنس پیش کیا ہے وہ سرتاسر مجبوریوں بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ کیونکہ غیر مذاہب پر آزادانہ نکتہ چینی کرنے میں اور کونسا مذہب آریہ سماج سے پیچھے رہا ہوا ہے۔ ہاں اگر گندی گالیاں دینے۔ دل آزار حملے کرنے اور باقی مذاہب و ملل کو حد درجہ قابل نفرت سمجھنے اور حقیر و ذلیل کرنے کا نام انہوں نے آزادانہ نکتہ چینی رکھا ہے تو یہ کام آریہ سماج بلاشبہ بے مثل مستعدی سے کر رہی ہے اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اسی کی بدولت دیانندی فرقہ کے افراد میں دیگر اقوام سے نفرت و عداوت بڑھتے بڑھتے اکثر پولیٹیکل خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ کیا بھارت باشیوں کے سوائے سب کو ناپاک ملیچھ کہکر ملک بدر کر دینے کی جستجو اور آرزو کا سرچشمہ وہی مذہبی تنفر و تعصب نہیں جسکی بانی و حامی دیانندی سماج ہے کیا کوئی سماجی یہ کہ سکتا ہے کہ ”انڈیا فار انڈینز“ کا موٹو اور اصل ”سوراج“ اور سودیشی کا داعی ورڈ (watch word) نہیں ہے۔ اور اگر ہے جیساکہ واقعی ہے تو پھر آریہ سماج کے سوائے اور کس مذہب و ملت کے لوگوں نے پہلے پہل یہ فتنہ پروازانہ آواز نکالی؟ ہم اس بحث کے ایک ہی پہلو کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ لیکن اگر کوئی سننا چاہے تو اس ثبوت میں ہمارے پاس کافی سے زیادہ دلایل موجود ہیں۔ کہ آریہ سماج کی نسبت جو آواز اب پبلک سے گذر کر حکام کے کانوں تک پہنچ گئی ہے اسکی وجہ سماج کی مہذبانہ و آزادانہ صاف گوئی نہیں بلکہ اس کے بغض یا اکثر ممبروں کی دریدہ دہنی۔ بدزبانی اور انتہائی جوش تعصب ہے۔

دوسری اہم بات اس روئداد سے یہ نکلتی ہے جس کا ہز آنر کے جواب میں بھی صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ اگر آریہ سماج کے لوگ فی الواقع ان شورشوں سے کوئی ہمدردی و تعلق نہیں رکھتے تو عاملان سماج دار و گیر کی تشویشناک کارروائی اور عبرت خیز و سبق آمیز سزاؤں سے پہلے کیوں نہ ہوش میں آئے۔

تیسرا تعجب انگیز اور نتیجہ خیز امر یہ ہے کہ جس قوم کے آرگن کل تک ہم مسلمانوں کو (پولیٹیکل ایجیٹیشن یا شورش میں) اظہار بے تعلقی پر ملامت کرنے اور خوشامد خود غرضی کا الزام دیتے تھے یہ کیسے ہوا کہ آج اسی کشتی کے ناخدا ہماری نقل اتارنے میں بڑی سنجیدگی و متانت اور خلوص دل ظاہر فرمانے لگے؟ کیا وہ آریہ آرگن یا انکے ہمعصر اب بھی مسلمانوں کی امن پسندی و مآل اندیشی کی داد و دیگر اپنے قومی وکلا کی نسبت جو ہز آنر کے حضور میں بغرض صفائی گئے یہ نہ کہیں گے کہ ع

آنچہ دانا کند کند ناداں۔ لیک بعد از ہزار رسوائی

چوتھا از بروست سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آریہ سماج ان شورشوں کو فی الواقع ناپسند کرتی ہے تو پھر اس کے ایک نہایت ممتاز و بلند نام لیڈر کو ایسے نازک وقت میں اس قسم کے جلسوں اور تحریکوں میں حصہ لینے یا تقریریں کرنے سے کیا واسطہ تھا؟ + پانچویں غور طلب بات یہ ہے کہ آریہ سماج کے لیڈروں نے اپنی صفائی کے اظہار میں ایک صریح مغالطہ دہی کا ارتکاب کیا جس کے الزام وہ کسیطرح بری نہیں ہو سکتے کیا شورش کے دنوں میں کالج کا بند کر دینا دلیل امن پسندی ہے۔ یا یہ امر قرین مصلحت ہوتا کہ طلبا ارکی حاضری ان ایام میں پیش از پیش سختی و پابندی سے لازم کر دیجاتی تاکہ اول تو انکو بد امنی کی حرکات میں شریک ہونیکا موقع ہی نہ ملے اور اگر کوئی طالبعلم اپنی ذاتی شرارت سے شامل ہو بھی تو اس کا علم و انسداد بسہولت ہو سکے۔ لیکن افسوس کہ آریہ کالج برخلاف اس کے الٹا بند ہی کر دیا گیا کہ اگر اسکی نوجوان پرجوش پارٹی بھارت ماتا کی اہم ترین خدمت ہا کے پوتر مشن میں حصہ لے تو اسکی شرکت و عدم شرکت کا پتہ ہی نہ لگ سکے۔

پولیٹکل جرم اسی کو کہتے ہیں

ہنگامہ

راولپنڈی کے بعد ہندو صاحبان نے ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی میں بھی قسم قسم کی لغو اور بیہودہ افواہیں اڑادی ہیں۔ مثلاً یہ کہ انگریزوں نے ایک خفیہ انجمن قایم کی ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ اہل ہند کو نیست و نابود کیا جاوے پوشیدہ طریقوں سے تمام کنوؤں اور تالابوں اور نالوں میں زہر دفن کر دی ہے اور پانی میں خوفناک دوائیں ملادی ہیں تاکہ جو اسے پیوے فوراً ہلاک ہو جاوے اور باقی لوگ اس ہوا کے لگنے سے ہلاک ہو جائیں گے مرض طاعون خود انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے اور اسکو رفتہ رفتہ دن بدن ترقی دیتے جاتے ہیں۔ تاکہ اہل ہند نیست و نابود ہو کر ہلاک ہو جائیں۔

بجائے کمی کے طاعون جو کہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اس کے یہی سبب ہیں۔ الغرض اس قسم کی مضحکہ خیز اور بیہودہ اور مفسدانہ اور شرارت انگیز خبروں کو پھیلا دیا ہے تاکہ سرحدی نیم وحشی و جاہل مسلمانوں کو اس طریقہ سے اپنے ساتھ گانٹھ لیں اور ایک تحریک اس بے بنیاد و بیہودہ خبر نے بہت کچھ تشویش ہی باشندگان ہزارہ میں پیدا کر لی ہے اور بہت کچھ ہندو (شرپیشہ و مفسد پیشہ) لوگوں کو کامیابی بھی ہو گئی ہے۔ آجکل تحصیل مانسہرہ کے اکثر دیہات اور قصبوں اور شہروں میں اس خبر سے عجیب تشویش پیدا ہو گئی ہے عموماً سب لوگوں نے اب کنوؤں اور چھوٹے نالوں اور چاہوں وغیرہ سے پانی استعمال کرنا بند کر دیا ہے۔ بلکہ جن شہروں کے متصل کوئی بڑا نالہ ہوتا ہے اس سے بہر کر لاتے ہیں ورنہ ریت ہٹا کر نیا چھوٹا گڑھا کھود کر پانی بھر لیتے ہیں۔ سمجھدار مسلمان باقی اپنے جاہل بھائی مسلمانوں کو ہر چند سمجھاتے ہیں۔ مگر کمبخت اپنی جاہلیت سے مجبور ہیں۔ یہ بیہودہ خبر ابھی ترقی پر ہے۔ خداوند کریم عقل بخشے (نامہ نگار)

پنجاب میں ناراضگی پھیلانا اور مجرموں کو سزا

مذکورہ بالا بیان سے یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ پنجاب اور سرحدی صوبہ میں گورنمنٹ کیطرف سے پبلک کے دلمیں مفسد لوگ کیسی ناراضگی بے بنیاد باتوں کے پھیلانے سے پیدا کر رہے ہیں ایسے ہی دو شریر آدمی اماہ جال کو اٹک میں اپنے کیفر کردار کو پہنچے جکا مختصر حال یہ ہے کہ ۲۶ اپریل گذشتہ کو ایک شخص مسمی سوامی دیال نے حسن ابدال میں بعض منتخب آدمیوں کو جمع کر کے ایک جلسہ کیا اور ان کے سامنے بیان کیا کہ حقیقت میں طاعون کوئی قدرتی بیماری نہیں ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کوؤں اور چشموں میں زہر ڈالکر یہ بیماری پیدا کر رہی ہے تاکہ ہندوستان کی زیادہ آبادی باشندے مر کر کم ہو جائیں ۳ ماہ حال کی سحر کو حسن ابدال کے تمام کنوؤں وغیرہ میں آٹے کی گولیاں تیرتی ہوئی دیکھکر حسن ابدال کے باشندوں کو نہایت غصہ اور جوش آیا انہوں نے سمجھ لیا کہ سوامی دیال کا بیان صحیح نکلا ورنہ حقیقت میں صریحاً یہ کام سوامی دیال کے کسی چیلے چانٹے کا تھا۔

جب باشندوں میں گھبراہٹ اور بےچینی کی ایسی حالت دیکھی تو دیره دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند جھوٹی خبر کے پھیلانے کے جرم پر کہ جس سے پبلک کو خوف پیدا ہو گیا اٹک کی پولیس نے سوامی دیال کو گرفتار کر کے اسپر مقدمہ قایم کیا تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ۲۶ اپریل کو سوامی دیال نے حسن ابدال میں مذکورہ بالا جلسہ منعقد کیا۔ کوؤں وغیرہ میں طاعونی کیڑے پھیلانے کی گورنمنٹ پر تہمت لگانے کا الزام ثابت کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک نے سوامی دیال کو دو سال قید با مشقت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اگر جرمانہ ادا

ایڈریس

جو ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس لیکچرر اناٹومی و فزیالوجی میڈیکل سکول آگرہ کو سکول مذکور کے طلباء نے ان کے رخصت ہوجانے کے وقت دیا اور جس کا ذکر ہم نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں کیا ہے۔ ایڈیٹر

ڈیر سر!

ہم طلباء آگرہ میڈیکل سکول جناب سے اجازت چاہتے ہیں کہ ہم اس نقصان پر قلبی افسوس کا اظہار کریں جو جناب کی طویل مفارقت کے باعث ہمیں اٹھانا پڑیگا۔

قطع نظر اس نقصان عظیم کے جو ہم برداشت کرنے کو ہیں اگر ہم جناب کے کمالات کا شمار کریں تو ہم اسکو ناممکن پاتے ہیں۔

جناب والا سب سے اول ہم جناب کے قابل قدر طریقہ تعلیم اور طلباء کے ساتھ شفقت و ہمدردی کے سلوک کے متعلق حقیقی اعتراف کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ آپ کو ایک بردبار اور محنت کش استاد پایا ہے جب کوئی طالب علم کسی مسئلہ کے سمجھنے میں قاصر رہا تو جناب نے کسی قسم کے آثار ناراضی یا گھبراہٹ کے اظہار کے بدوں اس امر کو اس کے دل پر نقش کرنے کے لئے پوری سعی کی ہے خواہ باوجود اس سعی کے بھی وہ قاصر ہی رہا ہو۔

آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ آزادانہ اور بے تکلفانہ ملتے رہے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ آپ کے دست شفقت کو یکساں پایا ہے خواہ ہم کمرہ تعلیم میں تھے یا اس سے باہر۔ آپ نے ہمیشہ ان امور میں پوری دلچسپی لی ہے جو ہماری بھلائی سے متعلق تھے۔ آپ نے ہماری کھیلوں میں حصہ لیکر ہم میں مردانہ کھیلوں کا خاص جوش ہم میں پیدا کیا ہے مزید براں ہم یقیناً اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ آپ نے ہماری گیمز اسوسی ایشن کی صدارت کے ایام میں ہم میں نہ صرف صحت بخش کھیلوں اور ورزشوں کا شوق پیدا کیا بلکہ ہم کو اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم سے بہرہ ور فرمایا۔ اور اس مقام پر ہمیں یہ کہنے کی اجازت ہوگی کہ یہی حصہ آپ کی قابل قدر تعلیم کا ہے جسکو ہم سب سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں۔

ذہنی طاقتیں اخلاق کے بدوں محض ایک ملمع اور نمائش ہے۔ اور اسلئے ہم آپ کے دلی شکرگزار ہیں کہ آپ نے اپنی توجہ کو ہماری تعلیم کے اس حصہ کیطرف منعطف فرمایا جسکی طرف افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عام طور پر غفلت کیجاتی ہے۔

بالآخر ہم پھر اس امر کے اظہار کی اجازت چاہتے ہیں کہ ہم اس نقصان کے لئے سخت متاسف اور غمناک ہیں جو آپ کی مفارقت کیوجہ سے ہم کو اٹھانا پڑیگا۔ یہ ایک ایسا نقصان ہے جسکی آسانی سے تلافی نہیں ہوسکیگی۔

ہم اب نہایت شوق سے التجا کرتے ہیں کہ آپ اس تاج کو (ممتاز محل کے مقبرہ کا نمونہ جو ہاتھی دانت کا بنا ہوا تھا) مہربانی کرکے قبول فرمائیں گے جو اس عزت اور محبت کا نشان ہوگا جو آپ کی ہمارے قلوب میں ہے اور ہم اس امید سے اپنے آپ کو خوش کرتے ہیں کہ یہ ہدیہ محقر آپ کو ہماری انسٹیٹیوشن کے تعلقات کو یاد دلاتا رہیگا۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ آیندہ بھی خوش رہیں اور خدا تعالیٰ آپ پر اپنے فضل اور برکات نازل فرماوے۔ آمین

ہم ہیں آپکے فرمانبردار طلباء آگرہ میڈیکل سکول

اس ایڈریس کا جو جواب خلیفہ صاحب نے دیا ہے وہ آیندہ اشاعت میں درج کیا جاویگا انشاء اللہ

مدرسہ تعلیم الاسلام کیلئے چندہ وصول کرنیوالے طلباء

مدرسہ تعلیم الاسلام ۸ر جون ۱۹۰۷ء سے موسم گرما کی تعطیلات کے لئے بند کیا گیا ہے اور اب انشاء اللہ ۸ر جولائی ۱۹۰۷ء کو کھلے گا۔

سکول کی ضروریات یوماً فیوماً اسقدر بڑھ رہی ہیں کہ عرصہ سے اس کے لئے مستقل سرمایہ کا سوال منہ کھولے ہوئے ہے۔ مگر ہم ہیں کہ اسطرف پوری توجہ کرنے کیلئے ابھی کسی اور وقت اور موقع کے منتظر ہیں۔ مدرسہ کی جدید عمارت کے لئے جسمیں ابھی صرف بورڈنگ ہوس ہی کے سولہ کمرے تیار کئے جا سکے ہیں اور وہ بھی کچے ہونگے۔ سولہ ہزار روپیہ کی الگ ضرورت ہے اور اس صورت میں بھی سکول اور بورڈنگ ہوس جدا جدا رہ گئے۔ میں اور تمام احمدی یقین رکھتے ہیں کہ یہ کام ہوکر رہیگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت اسکے ماموروں مرسل نے اسکو اپنے ہاتھ سے شروع کیا ہے اور اسکی نو سالہ ترقی نے بتا دیا ہے کہ کسطرح دن بدن یہ درخت بار ور ہو رہا ہے اور کس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ ۱۸۹۸ء میں خود ایک لوئر پرائمری کی شکل میں کھلنے والا مکتب آج نہ صرف ہائی سکول ہے بلکہ تین مختلف مقامات پر اسکی شاخیں بھی کھل چکی ہیں اور ابھی شاخوں کے کھلنے کیلئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ میرے دل سے پوچھو تو میں تو چاہتا ہوں کہ ہر قصبہ اور گاؤں میں تعلیم الاسلام کی شاخیں ہوں اور کم از کم ہر احمدی جماعت اسکی ایک ایک شاخ اپنے ہاں کھلوائے۔

جدید شاخوں کے کھلنے سے اخراجات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ اور لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ ہی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک زنانہ تعلیم الاسلام سکول بھی قادیان دار الامان میں اسی ابتدائی رنگ و شکل میں کھول دیا گیا جبکہ بسم اللہ کر کے تعلیم الاسلام کا اجرا ہوا تھا۔ لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام لڑکوں کی تعلیم کے انتظام سے کسی صورت میں کم اہم نہیں بلکہ اس کے لئے زیادہ فکر اور توجہ بکار ہوگی۔ اور یہ ابتدائی مدرسہ جو لڑکیوں کے لئے کھولا گیا ہے تعلیم الاسلام سکول کیطرح خدا کے فضل سے تعلیم نسواں کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مرکزی مدرسہ ہوگا۔ اور صدر انجمن کو جلد تر اسکے لئے بھی کسی بورڈنگ ہوس کا انتظام کرنا پڑیگا۔ ان تمام صورتوں اور حالتوں کو مدنظر رکھکر قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سوچے اور سمجھے۔ ہمارا کام اسکو آگاہ اور مطلع کرنا ہے سو اسکے لئے اپنا فرض ہم ادا کرتے ہیں قوم کا فرض ہے کہ وہ ان ضرورتوں کو محسوس کرکے ان کے تکفل کے لئے اپنی جیبوں پر ہاتھ مارے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تعلیمی شعبہ کا خرچ عمارت کے اخراجات کو نکال کر ایک ہزار روپیہ ماہوار تک پہنچنے کو ہے اور اس کے لئے مستقل سرمایہ اور مستقل اور مستقر چندہ کی حاجت ہے۔ میری ابھی عرصہ سے یہ رائے ہے کہ قوم کے اہل الرائے اہل علم اور ذی وجاہت بزرگوں کا ایک وفد ترتیب پاکر اطراف میں جاوے اور وہ قوم کو انکی ضروریات سے آگاہ کرے اور اس مطلب کے لئے چندہ جمع کرے۔ اس سے صرف یہی نہیں کہ ایک معقول مطلوبہ رقم جمع ہو جائے گی بلکہ قومی شیرازہ زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو جائیگا اور باہمی جماعتیں قائم ہو جائیں گی۔ اس حالت میں مرکزی جماعت کو یعنی صدر انجمن احمدیہ کو جسقدر فکر قومی ضروریات کے لئے روپیہ کا اب ہوتا ہے وہ کم ہو جائیگا اور اس کا فکر اور کام منقسم ہو جائیگا اور وہ قوم کے لئے بہتر کام کرنے کے لئے موقع اور وقت نکال سکے گی۔

وفد کے متعلق جب سوال ہوا ہے اور مجھے اپنی قوم کے چیدہ افراد سے جب وہ دار الامان آتے ہیں گفتگو کرنیکا موقع ملا ہے سب نے

پسند کریا ہوں لیکن میں بجائے خود جانتا ہوں کہ اس کے متعلق فی الحال ایک مستقل تحریک ہونی ضروری ہے اور وہ مشکل بھی ہے کیونکہ ان بزرگان ملت میں سے جو دارالامان میں رہتے ہیں اکثر کا نکلنا مشکل نظر آتا ہے اسلئے کہ وہ پہلے ہی کام کے نیچے اسقدر دبے ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ وہ اسقدر کام کر رہے ہیں۔ تاہم بعض بزرگ قوم میں ایسے ہیں جو اگر ہمت کریں اور فرصت اور وقت نکالکر اس قومی خدمت کے لئے تکلیف اٹھائیں تو بہت کچھ فائدہ کی خدا کے فضل سے توقع ہے۔ ہاں میں یہ ضرور کہونگا کہ گو مشکلات ہیں لیکن یہ کام ایسا ضروری ہے کہ اب اس کو پیچھے ڈالنا ضروری نہیں + اسوقت وفد کے متعلق خصوصیت سے بحث کرنا میرا مقصد نہ تھا۔ یہ تو صرف حدیث دلاویز کے طور پر ذکر ہو گیا اور میں قومی ضروریات پر غور کرنیکا عادی ہوں کیونکہ جس سوال کو عموماً قوم کے سمجھدار افراد کے سامنے ذکر کرتا رہتا ہوں اور بزرگان ملت کے حضور بھی گذارش کرتا رہتا ہوں یہاں بھی بیان کر دیا شائد کسی دل کو یہ پسند لگے اور اس بارہ میں تحریک کیلئے جوش پھر دل سے اٹھ کھڑا ہو اور میں بوجہ نیک تحریک سعادتمندی کا ثمرہ حاصل کر سکوں۔

اصل غرض جو اس مضمون کے لکھنے سے ہے یہ ہے کہ چونکہ مد صدقات جسپر مدرسہ تعلیم الاسلام کے وظائف کا بہت بڑا انحصار ہے بہت ہی کمزور ہو چکی ہے پچھلے اجلاس مجلس میں یہ قرار پایا تھا کہ مدرسہ کی تعطیلات میں طلباء کو چندہ فراہم کرنے کے لئے بھیجا جاوے اسلئے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک چٹھی دیکر مندرجہ ذیل طلباء کو اس غرض سے بھیجا ہے کہ وہ مدرسہ کیلئے چندہ لگ کے لاویں۔ اس سے یہی غرض نہیں کہ مدرسہ کے لئے ایک رقم جمع ہو جائے گی۔ بلکہ یہ غرض اور مقصد بھی ہے کہ طلبا میں قومی ضروریات کا احساس اور قومی خدمات کے لئے ایک جوش پیدا ہو ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ اور بزرگان ملت اپنی قوم سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان نونہالان قوم کو مایوس نہ کریں گے بلکہ انکی حوصلہ افزائی کر کے انکی ہمت بڑھائیں گے طلباء کو چھپی ہوئی رسیدیں دی گئی ہیں جسکا ایک حصہ طلبا کے پاس رہیگا اور دوسرا نصف طلبا یہاں آکر صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں روپیہ کے ساتھ داخل کریں گے۔

اب میں وہ چٹھی جو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے طلباء کو دی ہے مع ان طلباء کے اسماء کے جو اس خدمت کے لئے مامور کئے گئے ہیں ذیل میں درج کر دیتا ہوں اور ختم کرتے ہوئے پھر امید ظاہر کرتا ہوں کہ قوم اپنے بچوں کو جو قومی گدا ہو کر ان کے سامنے آتے ہیں گوہر مراد سے لبریز دامن بھیجیں گے۔ اے نونہالان قوم! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تمہارے جذبات میں قومی درد پیدا کرے تم قوم اور آئندہ نسلوں کے لئے نیک نمونہ ہو۔ اور اپنے مقاصد میں بامراد واپس آؤ۔ آمین

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ ۸ جون سے ایک ماہ کے لئے بسبب تعطیلات موسم گرما بند کیا گیا ہے اور لڑکے اپنے اپنے گھروں میں گئے ہیں۔ بعض طلباء کو کہا گیا ہے کہ جس جگہ جائیں مدرسہ اور صدقات کے چندہ جمع کر کے لائیں۔ چنانچہ ایسے طلباء کو جنکو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا ہے ایک چھپی ہوئی چٹھی اپنے دستخط کے ساتھ دی ہے اور نیز رسید بکیں دی ہیں۔ تاکہ جن سے چندہ وصول کریں ان کو رسید دیدیا کریں۔ امید ہے کہ احمدی بھائی ان طلباء کو چندہ کی فراہمی میں مدد دیں گے مندرجہ ذیل طلباء کو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام طالب علم	نام جماعت	سکونت
۱	خدا بخش	ففتھ ہائی	راولپنڈی و کیمبل پور
۲	صفدر خاں و برادران	//	فیروز پور
۳	عبدالقادر و محمد یحییٰ	اول مڈل	شاہ آباد
۴	امجد حسین	پنجم ہائی	بٹالہ
۵	غلام حسین	//	مردان پشاور
۶	فضل الدین	پنجم ہائی	جہلم
۷	عبدالرحمن و محمد صادق	//	گجرات
۸	عبدالغنی و برادران		بہاول پور
۹	عبدالمجید	فورتھ ہائی	انبالہ
۱۰	میاں محمد	//	سہارنپور و پٹیالہ
۱۱	فیروز الدین	سپیشل کلاس	وانہ ضلع ہزارہ
۱۲	عبدالعزیز	سوم مڈل	ظفروال
۱۳	غلام قادر	//	سیالکوٹ
۱۴	محمد اسمٰعیل	فورتھ ہائی	گوجرانوالہ
۱۵	مستری عبدالرحمن	ففتھ ہائی	بھیرہ
۱۶	شیخ عبدالرحمن	نومسلم	لاہور
۱۷	محمد صالح الطاف حسین	پنجم پرائمری	//
۱۸	عبدالرحمن امرتسری	پنجم ہائی	امرتسر
۱۹	محمود	شاخ دینیات	علاقہ قادیان
۲۰	عبیداللہ	//	وزیرآباد
۲۱	گیلانی بخش	اول مڈل	سرگودہ
۲۲	احمد علی	پنجم پرائمری	کریام
۲۳	فخر دین	پنجم ہائی	ملتان
۲۴	ولی اللہ	//	رعیہ

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

استفسار اور ان کے جواب

ایک دعا اور اس کا جواز — میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور (حال ساکن موضع دعور ڈھیری پٹان ریاست جموں) نے ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیجا جس میں لکھا تھا "یا حضرت میں نے چند روز سے محض رضائے الٰہی کیلئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیئے جاویں کیونکہ اسلام کی اشاعت کیواسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے؟" حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا "ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے"

ہندوؤں سے ہمدردی - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بسبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مر جائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم اسکے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں۔ فرمایا کہ ہندوؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی کے ناداران کی امداد کر دیا جاوے۔

جمعہ کے بعد احتیاطی - ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جبکہ جمعہ کی نماز پڑھ لی تو حکم ہے کہ جاؤ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہوئی۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اسواسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی [illegible]

آج کل دُنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دُنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر زمانِ مرسلین سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہی ملیگی۔ کہیں زلازل ہیں تو کہیں ثلج و اولے و طوفان ہے وہ طاعون جو یہودیوں پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہوگئی جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اس کا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" میں غور و خوض کریں۔ اور ان آفات سے بچنے کیلئے توبہ و استغفار کو اپنا حرز بنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد صدی چہاردہم کا ملہمہ اسم اعظم "رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی" بکثرت پڑھیں اور بلحاظ اسباب ظاہری تریاق طاعون معروف روغن نوری کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہوجاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ہم نے اس کی یہ عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بفور چڑھنے بخار کے اگر اسکے چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جاویں اور رکھتے ہیں ملاکر بدن پر مالش کیجائے تو فوراً سر درد و بخار کافور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت و سرور حاصل ہوگا۔ جن بچوں کو دوا کھانی شاق گذرتی ہے اگر انکے بدن پر گھی میں ملاکر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے بارہا کا مجرب ہے علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی اکیروپیہ فی درجن ۱۲ روپیہ۔ ہاتھی تیل دافع مکھی و مچھر ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون زدہ چوہوں اور مردوں پر جب کھی یا مچھر بیٹھکر جب تندرست انسان کو کاٹتے ہیں وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے ہم نے یہ تیل ایسی ترکیب سے تیار کیا ہے کہ بدن کے حصوں پر جہاں مکھی و مچھر کاٹنے کا احتمال ہو اسکو ملدیں تو کاٹنا تو کجا پاس بھی نہ بیٹھینگے۔ ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ یہ دونوں روغن حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور سے بذریعہ وی پی طلب کرو نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار تین ماہ تک درج اخبار کرنا چاہے وہ ایک پرچہ نمونہ نوری شفاخانہ موکل میں بھیج دے۔

برادران ملک

کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا خواہشمند تھا۔ شکر صد شکر!! کہ آج بارہ سال کی لگاتار کوششوں کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ خضاب نیل ہے جو ڈاڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگاتے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھنورے کی طرح کالا۔ ملایم اور چمکدار بناتا ہے۔ پندرہ روز کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف عہ، بیرنگ ۱۱/ علاوہ محصول بذمہ خریدار

المشتہر

حضرت مولنا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی محلہ عطار گلی پوسٹ مانڈوی - بمبئی

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند ہی استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً رفع ہونگی اور ہر قسم کی شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگا کے بعد پسند ہو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلاء طلسمی بیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہو مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتی ہے وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اُٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ خاص کر مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزمائیں قیمت چھ ماشہ دو روپیہ۔

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانیوالا قیمت ایک تولہ ۸/ سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے فی بکس ۳/

المشتہر حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ طب اللہ تعالیٰ ضلع دہلی

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ - سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی کے ایک ہینڈل کا کین اور دو ربڑ کے بنی ہوئی نہایت پائیدار قیمت ۷ روپیہ - کرکٹ بیٹ - سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی کے ۲ کین ہینڈل مع دو ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ عہ - کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ۳ - کرکٹ بیٹ - آل کین لکڑی چیدہ مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے عہ ۱۲/ - کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ہے۔

بچوں کے کرکٹ سٹ { ۱۲ و ۱۳ برس کیواسطے وکٹ ایک سٹ ، ایک بٹ ، ایک بال لکڑی کا یکمیں فی سٹ ۷ }
" " ۱۰ و ۱۱ سن ایک سٹ وکٹ ایک بٹ ایک بال فی بکس ۲/
فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار ۵ نمبر
" " " " ۴
بچوں کیلئے فٹ بال مع بلیڈر
کرکٹ بال گٹ سوں نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے
" " " " ٹانگ کے پیڈ
" " " " پریکٹس
کرکٹ ولس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ پریکٹس وکٹ و فٹ بال وغیرہ پہنچا سر طرح سے عمدہ قابل تعریف پایا بیرونی خیالیں و لایت کے سامان کا مقابلہ کرتی ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم ہیں آپکو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں۔

[illegible] خانہ بند

گلی کوچہ میں چرچا

بعض وقت خلایق کو دھوکہ دینا بہت آسان ہوتا ہے لیکن کوئی شخص بہت مدت تک دھوکہ نہیں دے سکتا اگر ایسا ہو تو ضرور لوگ اسکی چالبازی سے آگاہ ہو جائینگے جس شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے وہ شکی ہو جاتا ہے اپنے شہر کے اخبار میں ایک ایسے واقعہ کا حال کہ جو دنیا کے کسی دور حصہ میں گذرا ہے پڑھکر شک کرنا ممکن ہے لیکن جبکہ ایسے اشخاص کا ذکر ہو کہ جو بمبئی میں موجود ہیں جن سے ہم واقف ہیں جنہیں ہم مل سکتے ہیں اور جن سے ہم گفتگو کر سکتے ہیں تو ایسی حالت میں اختلاف اور شک نہیں ہوتا۔ اس بیان کو پڑھئے۔ ڈاکٹر بی ایس نگانلا صاحب ایم ڈی۔ امریکن طریقہ سے علاج کرنیوالے جن کا دواخانہ کماٹی پورہ کی دسویں گلی میں واقع ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں کمال خوشی سے یہ سند دیتا ہوں کہ میں نے ڈوڈس کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوڈس بیک اینڈ کڈنی پلس) گردہ اور مثانہ کی بیماریوں اور پیشاب کی شکایات میں استعمال کیں اور مجھے یہ بات جاننے سے خوشی ہوئی کہ یہ گولیاں ایسے امراض کیلئے واقعی عجیب کارآمد دوائیں ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایسے امراض کے لئے جو دوائیاں دیجاتی ہیں ان سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو اچھا رکھئے ڈوڈس کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوڈس بیک اینڈ کڈنی پلس) اسی لئے بنائی گئی ہیں۔ گردوں کے مرض کی یہ علامتیں ہیں۔ درد پشت اور نیچے کے اعضا میں ورم آنا۔ شقیقہ یعنی آدھا سیسی۔ گٹھیا۔ چکر آنا۔ بیخوابی اور دل کی بیقاعدہ حرکت وغیرہ ان سب مرضوں کے خاص سبب وہ زہریلے فضلہ ہیں جنکو گردے خون میں سے نکال نہیں سکتے یہ گولیاں تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈوڈس کی ادویہ پوسٹ آفس بکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ پانچ شیشوں کے عہ۱۰۔ اگر آپ اپنے حکم کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کے جس میں چھپا ہے بھیجینگے تو آپ کے حکم کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لئے بھیجی جائے گی۔

انوار احمدیہ پریس قادیاں میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

آمد و خرچ کے ساتھ ذرہ برابر نہ رکھا۔ مقبرہ کا چندہ براہ راست محاسب کے پاس آتا ہے ایسا ہی دوسرے تمام چندے براہ راست محاسب کے دفتر میں آتے باضابطہ رجسٹر وغیرہ چڑھائے جاتے ہیں۔ روپیہ ایک امین کے پاس ایک آہنی صندوق میں رکھا جاتا ہے اور کچھ بنک میں رکھا جاتا ہے اخراجات کے واسطے باقاعدہ بل بنتے ہیں اور ایک انگریز ممبر مقرر ہے جو انکی پڑتال کرتا ہے۔ پھر چک جاری ہوتا ہے ہر ایک خرچ کمیٹی کی منظوری سے ہوتا ہے اور ہزاروں آتے ہیں اور ہزاروں خرچ ہو جاتے ہیں اور حضرت اقدس کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ کتنا روپیہ آیا ہے اور کہاں کہاں رکھا گیا ہے۔ چہ جائیکہ وہ اسمیں سے لیں یا خرچ کریں۔ ہاں لنگر کا چندہ حسب معمول حضرت کے پاس آتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوتا کہ کچھ مدت اور زائرین اور مہاجرین کو خود مسیح موعود کا مہمان کہلانے کا فخر حاصل ہو سکے۔

خیر یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ اب میں اصل امر کیطرف پھر توجہ کرتا ہوں۔ جس کے واسطے میں نے اس وقت قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مدات کی طرف زیادہ تحریک ہونے کے سبب اور لنگر کے چندہ کے واسطے کوئی خاص تحریک نہ کیا جانے کے سبب چندہ لنگر کی آمد اسی طرح گھٹتی جاتی ہے جس طرح کہ اس کے اخراجات بڑھتے جاتے ہیں۔ خدا رحم کرے اور جنت میں اسکے مقام اعلےٰ کرے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو کہ وہ ایسے موقعہ پر بعض خاص دوستوں کو پرائیویٹ خط لکھا کرتے تھے ہمیں تو پورے طور پر معلوم ہی نہیں کہ وہ کس کس کو لکھا کرتے تھے۔ اس واسطے میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام دوست اسی مضمون کو اپنے نام خاص خط سمجھ کر پورے زور کے ساتھ چندہ لنگر کی طرف متوجہ ہوں گے۔ چونکہ حضرت کی ڈاک اور منی آرڈروں کے دیکھنے کا مجھے موقع ملتا ہے اس واسطے میں بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ اخراجات کے مقابل میں اسوقت آمد کچھ بھی نہیں اور دوستوں کو چاہیئے کہ اسوقت نہ صرف ماہواری چندہ کی ادائیگی میں کوشش کریں اور ان کو باقاعدہ بنائیں بلکہ کچھ یکمشت چندہ جمع کر کے فوراً ارسال فرماویں۔ تمام چندہ براہ راست حضرت کے نام آنا چاہیئے لیکن اگر کسی دوسرے چندہ کے ساتھ شامل ہو کر محاسب صاحب کے پاس آجائے تو بھی ہرج نہیں بشرطیکہ کوپن میں اور علیحدہ خط میں اسکی تفصیل درج ہو۔ یکمشت چندہ کے واسطے میں بالخصوص جماعتہائے سیالکوٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ انبالہ کو متوجہ کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر انشاء اللہ جلد اپنا اثر دکھائے گی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نظم

کیوں ہو رہا ہے خورم و خوش آجکل جہان
کیوں ہر دیار و شہر ہوا رشک بوستان
چہرے پر اس مریض کے کیوں رونق آگئی
جو کل تلک تھا سخت ضعیف اور ناتوان
ان بیکسوں کی ہمتیں کیوں ہو گئیں بلند
جسکا کہ کل جہان میں نہ تھا کوئی پاسبان
وہ لوگ جو کہ راہ سے بے راہ تھے ہوئے
کیوں ان کے چہرے پر ہے خوشی کا اثر عیاں
تاریکی و جہالت و ظلمت کدھر گئی
دنیا سے آج اسکا ہوا کیوں ہے گم نشان
مجھ سے سنو کہ اتنا تغیر ہے کیوں ہوا
جو بات کل نہاں تھی ہوئی آج کیوں عیاں
ہر وقت وقت حضرت عیسےٰ ہے دوستو
جو نائب خدا ہیں جو ہیں مہدی زمان
ہو کر غلام احمد مرسل کے آگئے ہیں
قربان جن کے نام پہ ہو [illegible]
سب دشمنان دین کا منہ ہو گیا ذلیل
بخشی ہے رب عز و جل نے وہ عز و شان
جو ان سے لڑتے آئے وہ بیچارے اٹھ گئے
باقی اگر کوئی بچا ہے تو ہے اب وہ نیم جان

ان کو ذلیل کرنے کا جس نے کیا خیال
ایسا ہوا ذلیل کہ جینا ہوا محال

رنج و غم و ملال کو دل سے بھلا دیا
جو داغ دل پہ اپنے لگا تھا مٹا دیا
ہم ہوئے بہرے سے کہیں کے کہیں مگر
جو راہ راست تھا ہمیں اس نے بتا دیا
اک جام معرفت کا جو ہم کو پلا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا
دکھلا کے ہم کو تازہ نشانات و معجزات
چہرہ خدائے عز و جل کا دکھا دیا
ہم کیوں کریں نہ اس پہ فدا جان آبرو
روشن کیا ہے دین کا جس نے بجھا دیا
وہ دل جو بغض و کینہ سے ہی کور ہو رہے
دین کا کمال ان کو بھی اس نے دکھا دیا
اس نے ہی آ کے ہم کو اٹھایا زمین سے
تھا دشمنوں نے خاک میں ہم کو ملا دیا
ڈوئی قصوری۔ دہلوی لیکھو و سومراج
ساروں کو ایک وار میں اس نے گرا دیا
ایسے نشاں دکھائے کہ کیا کیا کہوں میں
کفار نے بھی اپنے سروں کو جھکا دیا

احسان اس کے ہم پہ ہیں بے حد و بیکراں
جو گن سکے انہیں نہیں ایسی کوئی زبان

برٹانیہ جو تم پہ حکومت ہے کر رہا
تم جانتے نہیں ہو کہ ہے بے حد اس نے کیا
یہ بھی اسی کے دم سے ہے نعمت تمہیں ملی
تا شکر جان و دل سے خدا کا کرو ادا
نازل ہوئے تھے عیسےٰ مریم جہاں وہاں
اس وقت جاری قیصر روما کا حکم تھا
گو تھی یہودیوں کی نہ وہ اپنی سلطنت
پر اپنی سلطنت سے بھی آرام تھا سوا
ویسی ہی سلطنت تمہیں اللہ نے دی
تا اپنی قسمتوں کا نہ تم کو رہے گلا
پر جیسے اس مسیح سے بڑھکر ہے یہ مسیح
یہ سلطنت بھی پہلی سے ہے امن میں سوا
یہ رعب اور شان بھلا اس میں تھی کہاں
یہ دبدبہ تھا قیصر روما کو کب ملا
ہے ایسی شان قیصر ہندوستان کی
ہے دشمن اسکی خنجر براں سے کانپتا

اس سلطنت کی تم کو بتاؤں وہ خوبیاں
جن سے کہ اسکی مہر و عنایات ہوں عیاں

اس کے سبب سے ہند میں امن و اماں ہے
نے شور و شر کہیں ہے نہ آہ و فغاں ہے
ہندوستاں میں ایسا کبھی تھا ہوا حال
ہر شور و پشت جس سے ہوا نیم جاں ہے
وہ جا بجا نہ ہوتی تھی ہر روز لوٹ مار
ہر طرح اسکی جگہ یہ امن و اماں ہے
خفیہ ہو کوئی بات تو بتلاؤں میں تمہیں
طرز حکومت ان کی ہر اک پر عیاں ہے
ہندوستاں میں چار طرف ریل جاری ہے
ان کا ہی کام ہے یہ الہی کی شان ہے
چھیڑیں ہزاروں ڈاک میں ہیں جو تم آجکل
نقصان اسمیں کوئی نہ کوئی زیاں ہے
پھیلائی تار ملک میں آرام کے لئے
یہ سلطنت بھی ہم پہ بہت مہرباں ہے
چھوٹوں بڑوں کی جنگ نہ ہوتی ہے یاں بہم
نے مال کا خطر ہے نہ نقصان جان ہے
پیتے ہیں ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
اس سلطنت میں یاں تک امن و اماں ہے

پھر بھی نہ کوئی مانے جو احسان تو کیا کہیں
ایسے کو بے خرد کہیں یا بے حیا کہیں

ہندوستان سے اٹھ گیا تھا علم اور ہنر
یاں آتا تھا نہ عالم و فاضل کوئی نظر
پھیلا تھا ہر چہار طرف جہل ملک میں
کوئی نہ تھا جو آکے ہمارا ہو چارہ گر
اپنے پرائے چھوڑ کے سب ہو گئے الگ
ہم بیکسوں پہ آخر انہوں نے ہی کی نظر
انگریزوں نے ہی بیکسی بدحال دیکھ کر
کھولے ہیں علم و فضل کے ہم پر ہزار در
مذہب میں ہر طرح ہمیں آزاد کر دیا
چلتا نہیں کسی پہ کوئی جبر کا تبر
پوجا کرے نماز پڑھے کوئی کچھ کرے
آزاد کر دیا ہے انہوں نے ہر اک بشر
القصہ سلطنت یہ بڑی مہرباں ہے
آتی نہیں جہان میں ایسی کوئی نظر
فضل خدا سے ہم کو ملی ہے یہ سلطنت
جو کہ ہے ایسی نفع رساں اور بے ضرر
اور اس سے بڑھ کے رحم خدا کا یہ ہے کیا
عیسےٰ مسیح سا دیا ہے ہم کو راہبر

محمود درد دل سے یہ کرتا ہے میری دعا
قیصر کو بھی ہدایت اسلام ہو عطا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونیکا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام اُن کو سُنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے ۔ آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اسوقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالےٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اسجگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار و احافظک خاصۃ ۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاصکر تجھے ۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر ۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اُسے لازم ہے کہ وہ قسم کہا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں ۔ ولعنت اللہ علی من کذب وحی اللہ ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کہا کر کہتا ہوں ۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے ۔ ولعنت اللہ علی من افتری علی اللہ ۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے کہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون ۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے ۔ بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاویں گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھہرے گی ۔

اب میں دیکھوں گا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کہاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوےٰ کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا اور مجھے بھی خدا تعالےٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے افترا کی کیا جزا ہے ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد

ڈائری

بروز [illegible] ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت ابراہیم کی جو آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی ۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ و فساد کی آگ تھی ۔ حضرت نے فرمایا فتنہ و فساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے ۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزار ہا سالوں کی بات ہے ۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔ جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی ۔ سارا کمرہ دھوئیں کیطرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا ۔ اُسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجہ سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا ۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کیطرح سیاہ ہو گیا ۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا ۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی ۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا ۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے ۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے ۔

یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہکر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز سنی تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پروا نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے انکو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایکدفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے اُن کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایکدفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کیواسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جنکی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے آگ کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

کمیاب ڈائری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ چڑھا جو یہاں تک شدید تھا کہ انہوں نے سمجھا کہ مجھ کو طاعون ہوگیا ہے اور اس خیال کا انپر اسقدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بھی لکھوانی شروع کردی۔ اتفاقاً یہ خبر مجھکو ملی اور میں انکی عیادت کے لئے گیا تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے میں نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہیں اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاف کہدیا ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو اس چاردیواری میں ہے اس مرض سے بچاؤں گا اور یہ کہکر میں نے انکی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہیں نام ونشان بھی نہیں تھا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین میں شایع ہو چکی ہے اس میں ایک شعر ہے ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اسکی نسبت فرمایا کہ دیکھو آجکل ہر طرف فسق وفجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانوں کی پہلی سی حالت نہیں رہی ان کے ہاتھوں سے سلطنت بھی اسی لئے چھینی گئی ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالیٰ کو کسی کا رشتہ دار نہیں کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اسکی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیوں سے مسلمانوں کو نسبت ہے اسلئے ان کیطرح انپر بھی دو دفعہ سخت عذاب آنا ضروری تھا چنانچہ ایک دفعہ تو تب انپر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کرکے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانوں کو اسقدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا اس وقت مسلمانوں کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا خدا سے دعا کیجئے گا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان تھم جائے انہوں نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب میں پھنس گئے ہیں دیکھتا ہوں کہ فرشتے کھڑے کہتے ہیں کہ یا ایہا الکفار اقتل الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجروں کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوگئی ہے اور انگریزوں کی حکومت بھی جو کہ مذہب کے رو سے کافر ہیں ہندوستان میں اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاجر ہوگئے ہیں اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لایق نہیں ہیں اور پھر سے اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ خود تمہاری حالت ایسی نہیں رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا۔

مختلف نوٹ

انجمن مطیع سرکار بٹالہ ضلع گورداسپور میں اس نام کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے اور جس کے ایک جلسہ کی روئداد الحکم کی گذشتہ اشاعت میں شایع ہو چکی ہے اس کے بانی اور محرک منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ ہیں منشی صاحب موصوف چاہتے ہیں کہ اس انجمن کی شاخیں پنجاب کے مختلف مقامات پر قایم کریں یہ تحریک نہایت مفید اور محد امن ہے امید ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ملک اور اہل ملک کے سچے ہی خواہ ہیں سعی کریں گے کہ ایسی مجلسیں ہر جگہ قائم ہوں اور لوگوں کو تاج برطانیہ کے برکات سے آگاہ کرتی رہیں اور ان غلط فہمیوں اور بازاری گپوں کی تردید کرتی رہیں جو شوریدہ سر لوگ بدظنی اور ناراضی پھیلانے کے لئے اڑاتے رہتے ہیں۔

قادیاں کے نوٹیفائیڈ ایریا ہونیکے متعلق آریوں کی چال

الحکم کے ایڈیٹر نے چونکہ قادیاں کی مقامی ضروریات کے پہلو کو ملحوظ رکھکر حکام بالادست کو قادیاں کے نوٹیفائیڈ ایریا قرار دیئے جانے کے متعلق ایک عرصہ سے تحریک کرنا اپنا فرض سمجھا ہوا ہے اور آخر حکام نے بھی ان ضروریات کو محسوس کیا اور اس کے لئے باضابطہ رپورٹ کا تہیہ کر لیا۔ جبتک سودیشی تحریک کا جھگڑا نہ تھا اور ایڈیٹر الحکم نے آریہ سماج کے پولیٹیکل کیرکٹر پر اور قادیان کے آریوں کے متعلق کوئی رائے زنی کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی اسوقت تک یہ سب بڑھ بڑھ کر اس کے متعلق تحریکیں کرتے اور زور دیتے اور ایڈیٹر الحکم کو اپنی سعی اور کوشش میں پیچھے ہٹنے سے روکتے تھے۔ چنانچہ لالہ شنکر داس صاحب تحصیلدار کیوقت سے یہ تحریک شروع ہوئی پھر لالہ موتی لال صاحب نے انکو مکمل کیا اور ان سب کے بیانات یہاں آکر لئے اور تمام نشیب وفراز سمجھا اور سب نے بالاتفاق ضروری سمجھا اور بمنت آرزو کی کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ تحریک عملی لباس پہن لے لیکن اب جبکہ ملک جسمل صاحب تحصیلدار بٹالہ نے اسکو مکمل کرنا چاہا اور وہ انتخاب ممبران کے لئے قادیاں آئے تو لالہ ملاوا مل صاحب آریہ بعض دوسرے لوگوں کے لیڈر بنکر تحصیلدار صاحب کے حضور اس غرض سے لے گئے کہ ہمیں نوٹیفائیڈ ایریا ہونا منظور نہیں کیوں؟ اسلئے کہ لالہ صاحب ممبر نہیں بنائے گئے اسکی وجہ بجز اس کے اور کوئی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ورنہ وہی لالہ ملاوا مل ہیں جو لالہ شنکر داس اور لالہ موتی لال تحصیلداران کے سامنے سب کے ساتھ متفق ہو کر اسکے لئے زور دیتے تھے اب وہ کونسی نئی وجوہات پیدا ہوگئی ہیں جو لالہ ملاوا مل چند آدمیوں کے لیڈر بنکر مخالفت کے لئے نکلے۔ اسکی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ وہ ممبر نہیں بنائے جاتے اور کچھ اور اغراض ہیں جو بعد میں ظاہر کیجائینگی۔ تحصیلدار صاحب نے جو معقول جواب لالہ ملاوا مل کو اور ان کے ہمراہیوں کو دیا وہ امید ہے

انہیں یاد رہیگا میں چاہتا ہوں کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ انہیں کسی شخص کا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے۔ عام باشندے بھی بہبودی اور بھلائی کیلئے ہے۔ اور وہ خود خوب سمجھتے ہیں۔ اس تجویز کی عام مخالفت نہیں ہے اگر ساری مثل معاینہ کیجاوے تو معلوم ہو جاویگا کہ اسمیں ان سب کے بیانات موجود ہیں اور اب جو لالہ ملاوامل صاحب نے اس کی مخالفت کا اظہار تحصیلدار صاحب کے روبرو کیا اسکی ایک وجہ خاص ہے جو تھوڑے سے تامل سے معلوم ہو سکتی ہے کیا اللہ دیا ہال۔ شیر بہت رائے اور خوشحال رائے وغیرہ انکار کریں گے کہ انہوں نے بیانات نہیں دیئے۔ تحقیقات اصل راز کھول دیگی۔ اور ایڈیٹر الحکم کی چونکہ ممبر بننے کی خواہش نہیں اس کے زیر نظر فائدہ عام ہے اسلئے وہ یقین دلاتا ہے کہ یہ تجویز مفید ثابت ہوگی۔

منسوخ ہو گیا نو آبادی ہائے پنجاب کا قانون آخر وائسرائے نے نامنظور کیا۔ نو آباد کاران پنجاب کے لئے اس سے بڑھکر نعمت کیا ہوگی ہز ایکسیلنسی لارڈ منٹو کی گورنمنٹ نے اپنی فیاضی اور معدلت گستری کا پورا ثبوت دیدیا ہے یہی انگریزی راج کی برکتیں ہیں کہ گورنمنٹ نیک نیتی کے ساتھ ہر ایک اپنی رائے کے سننے کو آمادہ ہے جو ملک اور اہل ملک کے لئے کسی پہلو سے مفید ہو۔ اسپر بھی شورہ پشت یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کی خیر خواہی یہ ہو وہ شور مچانے ہی میں ہے۔ ہمنے ہمیشہ کہا ہے کہ ادب اور عجز کے ساتھ ہم اپنے معروضات پیش کرنیکا حق رکھتے ہیں اور گورنمنٹ اپنی فیاضی سے ہمیں موقع دیتی ہے مگر گستاخی اور شوخ دیدگی برے نتائج پیدا کرتی ہے وفادار اور سعادت مند افراد رعایا کی حیثیت سے ہمیں حق ہے کہ اپنی ضروریات گورنمنٹ کے حضور پیش کریں لیکن بے باک اور شوخ ہوئے کیا نتیجہ آخر یہی ہوگا کہ تھپڑ مار کر ہوش میں لایا جاوے۔ بہرحال گورنمنٹ کی یہ مہربانی زمینداروں پر بہت ہی کچھ شکریہ کے قابل ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ نے رعایا پروری کو اپنا فرض سمجھکر ایسا کیا ہے۔ نہ کسی شکریہ کیلئے اور نہ کسی شور سے دب کر۔ وہ لوگ ملک اور اہل ملک کے اب بھی دشمن ہونگے جو شکریہ کی بجائے شوخی بگھاریں کہ یہ شورش اور اگی ٹیشن کا نتیجہ ہے۔

اخباروں کے متعلق حضور وائسرائے کا تازہ حکم

حضور وائسرائے ہند نے موجودہ پولیٹیکل حالت اور اخباروں کے متعلق حسب ذیل حکم نافذ فرمایا ہے:-

پنجاب اور مشرقی بنگال میں بدامنی کے متعلق جو واقعات ہوئے ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ ہند کی توجہ چند دیسی اخبارات کی ان کوششوں کیطرف مبذول کی ہے۔ جنکا منشاء یہ ہے کہ لوگوں کو بھڑکایا جائے۔ مختلف جماعتوں میں عداوت پیدا کیجاوے اور پبلک امن خطرہ میں ڈالا جائے۔ گورنر جنرل مع باجلاس کونسل کا ہرگز یہ مدعا نہیں ہے۔ کہ اخبارات کی جائز آزادی کو دبایا جاوے اور صاحب گورنر جنرل کو سخت رنج ہوگا۔ وہ چند ایک غیر وفادار اخباروں کیوجہ سے ایسے اخباروں کی آزادی بھی کم کرنے پر مجبور ہونگے۔ جو قابلیت سے چلائے جارہے ہیں مگر صاحب ممدوح ملک میں امن اور ضابطہ کے ذمہ دار ہیں اور وہ ایسی تحریروں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جنکا میلان سوسائٹی میں بدامنی پیدا کرنا یا لوگوں کو سرکار کے خلاف بھڑکانا ہو۔ اس بناپر صاحب گورنر جنرل نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ باغیانہ اور بھڑکانیوالے لٹریچر کی اشاعت قانون فوجداری کے رو سے مضبوطی کیساتھ روکیجائے۔ لہذا گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل تمام لوکل گورنمنٹوں کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ اپنے قانونی مشیروں کی صلاح سے ان اخبار نویسوں پر عدالت میں چلائیں جہاں ارادتاً قانون شکنی کیگئی ہے۔ صاحب گورنر جنرل امید کرتے ہیں کہ یہ تنبیہ کافی ہوگی۔ اور متعدد مقامات قائم کرنے کی ضرورت واقع نہ ہوگی لیکن بدقسمتی سے اگر یہ امید پوری نہ ہوئی۔ تو حکام اس برائی کا اچھی طرح انسداد کرینگے حکم دیا گیا کہ مذکورہ بالا کی ایک نقل گزٹ آف انڈیا میں شایع کیجائے۔ تاکہ عوام مطلع رہیں۔

خلفائے اسلام کے متعلق عجیب باتیں

اسلام میں چار عورتیں ایسی گذری ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے بطن سے دو خلیفہ پیدا ہوئے۔ اول فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رسول صلعم کی بیٹی جنکے دونوں نور نظر امامین حسن رضا اور حسین رضا سے لوگوں نے بیعت خلافت کی۔ دوم ولادہ بنت عباس عبیسہ عبدالملک ابن مروان کی بیوی کہ اس کے بطن سے عبدالملک کے دو بیٹے ولید اور سلیمان پیدا ہوئے اور دونوں مسند آرائے خلافت ہوئے۔ سوم شاہ آفرید فیروز ابن یزدجرد کی بیٹی۔ ولید بن عبدالملک کی بیوی۔ اس کے بطن سے ولید کے دو فرزند یزید اور ابراہیم پیدا ہوئے اور دونوں خلافت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اور چہارم خیزران خلیفہ مہدی عباسی کی بیوی کہ اس کے بطن سے موسیٰ ہادی اور ہارون الرشید پیدا ہوئے اور ان دونوں نے بھی خلافت پائی۔

ایک مسلمان عورت ایسی تھی جس کے بارہ محرم تھے۔ اور وہ سب خلیفہ تھے۔ یہ عورت عاتکہ یزید بن معاویہ کی بیٹی تھی۔ یزید اس کا باپ خلیفہ۔ معاویہ ابن ابی سفیان اس کا دادا خلیفہ۔ معاویہ بن یزید اس کا بھائی خلیفہ۔ عبدالملک بن مروان اس کا شوہر خلیفہ۔ مروان بن الحکم اس کا خسر خلیفہ۔ اس کا بیٹا یزید بن عبدالملک خلیفہ۔ اور ولید۔ سلیمان اور ہشام اس کے تین سوتیلے بیٹے بھی خلیفہ ہوئے۔ اور بنی عباس میں اسکی مثال زبیدہ جعفر ابن منصور کی بیٹی ہے کہ اسکا دادا منصور۔ اس کے دادا کا بھائی سفاح۔ اس کا شوہر رشید۔ اسکا چچا مہدی۔ اس کا بیٹا امین اور اس کے چار سوتیلے بیٹے مامون معتصم واثق اور متوکل سب کے سب خلیفہ ہوئے تھے۔

مسلمانوں میں ایک خلیفہ ایسا ہوا ہے جس کو اس کے چار بزرگوں نے خلافت کا سلام کیا یعنی خود اس کے چچا۔ اس کے باپ کے چچا اور اس کے دادا کے چچا نے۔ یہ خلیفہ ہارون الرشید تھا۔ اس کی سلامی خود اس کے چچا سلیمان بن منصور نے۔ اس کے باپ کے چچا عباس ابن محمد نے اور اس کے دادا منصور کے چچا عبدالصمد بن علی نے دی۔

ایک خلیفہ ایسا گذرا جس کے کنبہ والوں میں سے سات ایسے شخصوں نے اس کی خلافت تسلیم کی جن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ کا فرزند تھا۔ اور یہ خلیفہ متوکل عباسی ہے جسکی خلافت حسب ذیل لوگوں نے تسلیم کی۔ احمد بن واثق۔ احمد بن معتصم۔ سلیمان بن مامون۔ عبداللہ بن امین۔ ابو محمد بن رشید۔ عباس بن ہادی اور منصور بن مہدی نے۔

ایک خلیفہ نے خود اور اس کے بیٹے دونوں نے دوسرے خلیفہ کی دست بوسی کی اور جس خلیفہ کے ہاتھ چومے گئے تھے۔ اس نے ہاتھ چومنے والے خلیفہ کے فرزند کو انعام عطا کیا۔ پھر اسی کے کچھ زمانہ کے بعد دست بوسی کئے جانے والے خلیفہ نے

مع اپنے فرزند کے دست بوس ہونے والے خلیفہ کے ہاتھ چومے اور اس نے بھی اُس کے فرزند کو اتنا ہی انعام دیا۔ جتنا پہلے اُس سے اِس کے فرزند کو مل چکا تھا۔ یہ قصہ معتصم باللہ بن ہارون الرشید اور ابراہیم بن مہدی کے مابین گذرا جس زمانہ میں ابراہیم بن مہدی خلیفہ تھا معتصم نے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور پھر اپنے بیٹے کو اس کے روبرو لاکر کہا" امیر المومنین یہ میرا نور نظر ہارون آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کرتا ہے" ابراہیم بن مہدی نے اُسے دس ہزار درہم انعام دیئے جانے کا حکم صادر کیا۔ پھر جس وقت معتصم خلیفہ ہوا۔ اُس وقت ابراہیم بن مہدی نے بعینہٖ اُسی انداز سے معتصم کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر اپنے فرزند ہبۃ اللہ کو اس کے روبرو پیش کرتے ہوئے کہا" امیر المومنین! آپ کا غلام۔ میرا نور نگاہ ہبۃ اللہ آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کرنے کو حاضر ہے" اور معتصم نے ہبۃ اللہ کو بھی دس ہزار درہم انعام دلائے صولی کہتا ہے۔ اس کی مثال دو خلیفوں اور اُن کے بیٹوں میں کہیں نہیں ملتی!

ایک خلیفہ ایسا ہوا جس کے تمام امور آٹھ کے عدد پر گذرے یہ خلیفہ معتصم تھا۔ وہ عباسی خلفاء میں آٹھواں خلیفہ ہوا۔ اس کی ولادت ۱۸۰ ہجری میں ہوئی۔ اسکی عمر (۴۸) سال کی ہوئی۔ وہ رشید کے بیٹوں میں آٹھواں تھا۔ اُس نے ۸ سال ۸ ماہ اور ۸ یوم حکومت کی اُس نے اپنی اولاد میں ۸ بیٹے اور ۸ بیٹیاں چھوڑیں۔ اور اپنا ترکہ حسب ذیل چھوڑ کے مرا۔ ۸ ہزار دینار۔ ایک ہزار ۴۸ درہم۔ ۸ ہزار سواری کے جانور۔ اور اُس نے ۸ فتحیں حاصل کیں۔ اور ماہ ربیع الاول کے ختم ہونے میں ۸ دن باقی تھے جب اس کا انتقال ہوا۔ اور انہی وجوہ سے اسکا نام "المثمن" مشہور ہوگیا۔

ایک خلیفہ کے ۱۰ بیٹے ۱۰ بھائی اور ۱۰ بھتیجے تھے۔ یہ مروان بن الحکم تھا جس کے ۱۰ فرزند عبد الملک معاویہ عبد العزیز بشر عمر محمد عبید اللہ عبد اللہ۔ ایوب اور داؤد تھے۔ اُس کے ۱۰ بھائی یہ ہیں۔ عبد الواحد۔ عبد الملک۔ عبد العزیز۔ سعید بنو الحارث بن الحکم۔ حرب۔ عثمان۔ عمر۔ بنو عبد الرحمن ابن الحکم۔ یوسف سلیمان اور یحییٰ۔ بنو یحییٰ ابن الحکم۔

ایک ایسی رات جسمیں ایک خلیفہ پیدا ہوا۔ ایک خلیفہ مسند نشین خلافت بنا اور ایک خلیفہ ملک عدم کو سفر کر گیا۔ یہ یوم شنبہ کی رات اختتام ماہ ربیع الاول ۱۷۰ھ ہجری میں چار دن باقی رہنے کی تھی اس رات میں مامون الرشید پیدا ہوا۔ ہادی نے دنیا سے رحلت کی اور ہارون الرشید تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ اور ایسی رات کا وجود کسی زمانہ میں نہیں ملتا۔

دو خلیفہ جو باپ بیٹے تھے۔ اُن کی قبریں ایک دوسرے سے نہایت دور دراز مقاموں پر واقع ہیں۔ اور یہ دونوں خلیفہ رشید اور مامون تھے۔ رشید کی قبر شہر طوس میں ہے اور مامون کی قبر شہر طرطوس میں۔

ایک خلیفہ ڈاک کے ذریعہ سے سفر کرنے میں خصوصیت رکھتا ہے اور وہ موسےٰ ہادی ہے۔ جس وقت اس کے باپ خلیفہ مہدی نے رحلت کی۔ تو وہ جرجان کا حاکم تھا۔ ہارون الرشید نے اُسے مرگ پدری کی اطلاع اور ساتھ ہی عصا۔ چادر اور انگشتری خلافت کی علامتیں ارسال کیں۔ موسےٰ ہادی یہ خبر اور چیزیں پاکر جرجان سے بغداد تک ڈاک کی سواریوں میں آیا اور اتنی بعید مسافت چند دنوں میں طے کی۔ یہاں تک کہ مہدی کی وفات سے (۱۳) دن بعد وہ بغداد میں پہنچ گیا تھا۔ موسےٰ ہادی کے سوا اور کسی خلیفہ کا ڈاک لگاکر سفر کرنا معلوم نہیں ہوا۔

دو خلیفہ جن میں سے ہر ایک کا نام جعفر تھا۔ دونوں اپنی اپنی نوبت سے چار شنبہ کے دن مارے گئے۔ اور یہ متوکل اور مقتدر رہے۔

ایک خلیفہ نے پے در پے ساٹھ سال تک خلافت کی اور یہ مستنصر باللہ فاطمی مصر کا خلیفہ تھا۔ مگر ثعالبی اپنی کتاب لطائف المعارف میں بیان کرتا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت بھی متواتر چالیس سال تک قائم رہی۔ جس میں سے بیس سال امارت کے تھے اور بیس سال خلافت کے۔

ایک خلیفہ کی مدت خلافت ایک دن سے کچھ ہی زائد ہوئی اور یہ خلیفہ معتز عباسی ہے۔ جس سے خلیفہ مقتدر کی معزولی کے بعد بیعت کی گئی۔ مگر دوسری ہی صبح کو مقتدر کے غلاموں نے اُس سے معرکہ آرائی کر دی۔ جن کی مدد عام بغداد کے باشندوں نے بھی کی اور معتز کو بھاگ کر روپوش ہوجانا پڑا۔ لیکن پھر وہ مقتدر باللہ کے ہاتھ آگیا۔

چار بھائی یکے بعد دیگرے تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور وہ یہ ہیں۔ ولید۔ سلیمان۔ یزید اور ہشام عبد الملک بن مروان کے بیٹے۔ بجز دو شخصوں کے اور کسی خلیفہ نے اپنے باپ کی زندگی میں منصب خلافت نہیں حاصل کیا۔ اور حُسن اتفاق سے ان دونوں کا نام "ابی بکر" ہے۔ اوّل ابوبکر الصدیق رضؓ اور دوسرے الطائع باللہ عباسی۔

خلافت کا منصب ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہاشمی ہونیوالوں میں صرف دو صاحبوں کو حاصل ہوا۔ اول حسن رضؓ ابن علی رضؓ زہرا رضؓ بنت رسول کے نور چشم اور دوم امام حسین ؑ۔

(الہلال مترجمہ پیسہ اخبار)

اجیت سنگھ کی گرفتاری

اجیت سنگھ جس کی پولیس کو سخت تلاش تھی۔ اور جس کے تعاقب میں مسٹر وار برٹن مشہور سراغرساں معہ صدہا سپاہیوں کے نواح فیروزپور و قصور میں سرگرداں ہو رہے تھے بالآخر ۲ اور ۳ جون کی درمیانی رات کو ساڑھے گیارہ بجے ہال بازار امرتسر کے باہر گرفتار کیا گیا۔ پولیس کو پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔ کہ آج ان کا دوست آدھی رات کو ہال بازار کی راہ سے امرتسر سے بھاگے گا اور اس لئے کپتان پولیس اور بہت سے سارجنٹ اور سپاہی مقررہ مقام کے ارد گرد چھپکر بیٹھے ہوئے تھے۔ آخر اجیت سنگھ آیا۔ ڈاڑھی اور مونچھیں مونڈی ہوئی تھیں۔ سر پر بال تو پہلے ہی نہیں تھے۔ اب بھی حسب معمول صفایا تھا۔ نہایت میلے کچیلے حلوائیوں کے سے چکنے کپڑے بدن پر تھے۔ پولیس نے نام پوچھا تو کہا کہ میرا نام بھاگو حلوائی ہے۔ سنا ہے کہ کپتان پولیس نے جواب دیا۔ کہ اب تم بھاگتے رہے ہو۔ آیندہ نہ بھاگو گے ایک اور بیان یہ ہے کہ اجیت سنگھ سے تھوڑی دور آگے ایک نوجوان امرتسری دوکاندار جارہا تھا۔ اس پولیس نے نام پوچھا اس نے اپنا نام بتاکر اجیت سنگھ کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ چیرنجی حلوائی ہے۔ مگر جب چیرنجی حلوائی سے دریافت کیا گیا کہ تم کون ہو تو اس نے جواب دیا کہ تم کو اجیت سنگھ کی تلاش ہے۔ اجیت سنگھ میں ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ "چیرنجی حلوائی" کا مطلب اس جواب سے پولیس کو مذاق میں ٹالنے کا تھا۔ مگر اس جواب

جناب پوسٹماسٹر جنرل بہادر کی توجہ طلب

مجھے اپنے ذاتی تجربہ سے معلوم ہے کہ جناب پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر ایک نیک دل اور غور کن طبیعت رکھنے والے ذمہ دار عہدہ دار ہیں اور وہ ہمیشہ اس خیال میں رہے ہیں کہ ہندو و مسلمانوں کی ملازمت میں ایک تناسب رکھا جاوے۔ چنانچہ کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ جس جگہ ہندو سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ہوں تو اس کا ہیڈ کلارک مسلمان مقرر کیا جاوے۔ اور جہاں سپرنٹنڈنٹ مسلمان ہو وہاں اوس کا ہیڈ کلارک ہندو ہو۔ ایسا ہی جہاں ہیڈ کلارک ہندو ہو وہاں سکنڈ کلارک مسلمان ہو اور جہاں مسلمان ہیڈ کلارک ہو وہ سکنڈ کلارک ہندو ہو۔ اس فیصلہ سے محکمہ میں عموماً فائدہ پہونچا ہے مگر جہاں بد قسمتی سے اس تجویز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے وہاں صدہا خرابیاں پیدا ہوئی ہیں اور غریب مسلمانوں کی بہت سی حق تلفیاں ہوئی ہیں۔ لیکن جہاں ہیڈ آفسوں اور سپرنٹنڈنٹوں کے دفتر میں ہندو افیسر ہیں وہاں تکلیفات بہت بڑھی ہوئی ہیں اور خود صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر پر روشن ہو گیا ہے کہ امرتسر میں جو چٹھی رسانوں کی ہڑتال ہوئی اس کا باعث یہی تھا کہ وہاں ایک قوم کے افراد محکمہ حد سے زیادہ بڑھا دیئے گئے + میرا خیال نہیں یقین ہے کہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل نے اس نقص کو بخوبی محسوس کر لیا ہے۔

مجھے محکمہ ڈاکخانہ کے ساتھ کاروبار متعلقہ کی وجہ سے چونکہ زیادہ تعلق ہے اور میں نے محکمہ ڈاکخانہ میں جس جس راہ سے شکایات پیدا کی جاتی ہیں ان راہوں کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کام کرنیوالا ہو تو اس کے خلاف گمنام شکائتیں بھیجکر افسران اعلےٰ کو بدظن کرنے کی کوشش کیجاتی ہے خاص امرتسر ڈویژن میں دو مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے اور جسطرح انہیں تبدیل کرایا گیا ہے ضرورت پڑی تو میں اس راز کو کھولکر صاحب پوسٹماسٹر جنرل کے سامنے رکھدوں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ سیکسول سا نیک دل اور متین آفیسر ایسے ضرور غور کرے گا۔ اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہندو پارٹی کی سازش کیا کیا کرتی ہے۔

میں نفس مضمون سے دور جا رہا ہوں اسلئے میں پھر اس امر کو صاحب پوسٹماسٹر جنرل کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی اس تجویز پر مزید غور فرما دیں اور اس کے ساتھ ہی اس امر کا بھی لحاظ رکھیں کہ جس ہیڈ آفس میں پوسٹماسٹر ہندو ہو وہاں ڈپٹی پوسٹماسٹر ضرور مسلمان ہونا چاہئے اور جہاں مسلمان پوسٹماسٹر ہو وہاں ڈپٹی پوسٹماسٹر ہندو ہو۔ اور ہیڈ کلارک دونوں صورتوں میں یوریشین ہونا چاہئے تاکہ کسی قوم کے افراد کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ اور ناجائز تکلیف نہ پہونچے میرے پاس ایک عنصر کے بڑھ جانے سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی ایک طویل فہرست ہے اور میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر جو صاحب پوسٹماسٹر جنرل سے بذریعہ نیاز مجھے حاصل ہوا کہ سکتا ہوں کہ وہ میری اس تحریر پر پوری توجہ کریں گے۔ میں فی الحال ذیل میں ایک فہرست دیتا ہوں جس سے صاحب پوسٹماسٹر جنرل کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کسطرح ایک فریق کو اکٹھا کیا جاتا ہے اگر صاحب پوسٹماسٹر جنرل نے جیسا کہ امید ہے اپنی توجہ فرمائی تو میں اس سلسلہ میں ان کو بہت کچھ بتاؤں گا۔ یہ فہرست جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں اس سے معلوم ہوگا کہ کسطرح پر ہیڈ آفسوں میں سارے عہدہ دار ہندو بھرتی کئے جاتے ہیں۔

مثلاً۔ ڈاکخانہ دہلی ہے اس کے پوسٹماسٹر لالہ منگل مل صاحب ہیں ڈپٹی پوسٹماسٹر لالہ پربھدیال صاحب مستقل طور پر اور بابو بشن داس قائمقام ہیں۔ اسسٹنٹ صاحب بابو ہیرالال ہیں ہیڈ کلارک یا اکونٹنٹ صاحب بابو بینالال صاحب ہیں یہ ایک دہلی کے ڈاکخانہ کا حال ہے کہ اس میں اعلےٰ عہدہ داروں اور افسروں میں سے ایک بھی مسلمان نہیں ہے۔ اب اگر کوئی غریب مسلمان کلرک وہاں چلا جاوے تو انصاف سے کہو اسکی کیا حالت ہوگی۔ یا غریب کلارک جو وہاں ہیں کوئی ان کے دل سے پوچھے کہ ان پر کیا گذرتی ہے شکایت کریں تو مارے جاویں خاموش رہیں تو دکھ سہیں ان کے حسب حال یہ شعر ہے ؎

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

اس کے علاوہ بعض دوسرے ڈاکخانوں کی فہرست جناب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ کے لئے دیتا ہوں

نام ہیڈ آفس	نام پوسٹماسٹر	نام ڈپٹی پوسٹماسٹر	نام ہیڈ کلارک
امرتسر	متھرا داس	گوبند رام	نتھو رام
فیروزپور	پربھدیال	ٹیک چند	گوری شنکر
سیالکوٹ	مدن گوپال	متھرا داس	عطاء محمد
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	شنکر ناتھ	نہال چند یا گوروہن داس	تہاریا رام
گوجرانوالہ	سوہن سنگھ	مہتاب سنگھ	
ہوشیارپور	اندرمل	کشن چند	
حصار	بشن داس	کرپا رام	جیون سنگھ

ایسا ہی گورداسپور اور لائلپور میں بھی سب ہندو ہیں۔ غرض کس کس ہیڈ آفس کی فہرست دیجاوے۔ علے العموم یہی حال ہے۔ میں صرف ہیڈ آفسوں ہی کی نہیں سب آفسوں کی بھی فہرستیں دونگا اور بتاؤں گا کہ کسطرح پر غریب مسلمانوں کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں اس کا تدارک اور تلافی یہی ہو سکتی ہے کہ تعداد برابر کر دیجاوے۔ یہ خصوصاً بڑے ہیڈ آفس ہیں جیسے امرتسر ہے کبھی دیسی پوسٹماسٹر نہیں ہونا چاہیے میں اس مضمون پر کئی آرٹیکل لکھنے ہیں اور لکھوں گا۔ امرتسر ڈویژن خاص کر اصلاح کا محتاج ہے۔ امرتسر ہیڈ آفس کے عملہ میں خاص تبدیلی کی حاجت ہے۔ امید ہے صاحب پوسٹماسٹر جنرل فوری نوٹس لیں گے۔ آئیندہ اور وضاحت سے لکھوں گا۔

(باقی آئندہ)

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی ایک امر ضروری

ہمارے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ملازمان سرکاری کے چال چلن کے ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کو گورنمنٹ آف انڈیا کے قواعد نمبر ۱۹ و ۲۰ کو علیحدہ چھاپ کر تقسیم کیا ہے جسکو عام اطلاع کیخاطر ہم ذیل میں بجنسہ چھاپ دیتے ہیں۔ ضلع گورداسپور میں بٹالہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں خصوصیت کے ساتھ بعض شورہ پشت آدمی ایسے منصوبوں اور تجویزوں میں لگے رہتے ہیں جو سرکار سے جاہلوں کو بدظن کریں۔ چنانچہ ضلع گورداسپور کے مقام بٹالہ ہی میں لالہ لاجپت رائے کی ہمدردی میں انجمن ہمدردان ہند نے جلسہ کیا اور تقریر بازی ہوئی۔ اس جلسہ کی اطلاع غالباً صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو ہے۔ اس جلسہ کا بانی مبانی کون ہے اور بٹالہ میں یہ کام کس طریق پر جاری ہے۔ یہ امر بھی مخفی نہیں ہوگا۔ اور اگر ذرا سی توجہ کیجاوے تو پتہ لگ سکتا ہے۔ ضرورت پڑی تو میں اس راز کو کھول دوں گا۔ بٹالہ ہی کی نالی کے ذریعہ قادیان میں بھی یہ رو آ جاتی ہے اور چند شوریدہ سر یہاں ایسے ہیں جو ہمیشہ اس قسم کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ مہتمم پولیس سٹیشن بٹالہ کی نظر سے ایسے اشخاص مخفی نہیں ہونے چاہئے اسلئے میں اسپر زیادہ کہنے کی حاجت نہیں سمجھتا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے جو ترجمہ شایع کیا ہے وہ یہ ہے

ترجمہ قواعد نمبر ۱۹ و ۲۰ بابت چال چلن ملازمان سرکاری مجریہ گورنمنٹ اوف انڈیا

نمبر ۱۹۔ سرکار کی کارروائی پر نکتہ چینی کوئی ملازم سرکار عوام الناس میں اپنی طرف سے تحریری یا تقریری یا کسی اور نہج پر کسی ایسے اصول کی نسبت جسکو گورنمنٹ نے منظور کیا ہو۔ یا کسی ایسی کارروائی کی نسبت جو گورنمنٹ عمل میں لائی ہو۔ یا کسی ایسے امر متعلقہ کارروائی گورنمنٹ کے متعلق جو زیر بحث پبلک ہو یا ہونیوالی ہو۔ اپنی رائے ظاہر نہ کرے۔

نمبر ۲۰۔ پولیٹیکل اشتعال و جلسہ ہائے کوئی ملازم سرکار ہندوستان کے حالات کے متعلق کسی پولیٹیکل معاملہ میں شریک نہ ہووے۔ یا اوسکی امداد میں چندہ نہ دیوے۔ اور کوئی ملازم سرکار کسی ایسے پولیٹیکل جلسہ میں شامل نہ ہووے جسمیں اسکی شمولیت غلط طور پر سمجھی جاوے۔ یا اوسکی شمولیت کیوجہ سے اوسکے سرکاری کام میں مفید ہونے میں نقص پیدا ہو۔ جب کسی سرکاری ملازم کو یہ شک کرنیکی گنجایش ہو۔ کہ اس کارروائی سے جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ اس قاعدہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا نہیں۔ تو اسکو لوکل گورنمنٹ سے یا اپنے افسر سے استصواب کرکے حکم حاصل کرنا چاہیئے۔ فقط

دستخط صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور۔

آریہ سماج قادیان کی ایک اور ناکامی

قادیان کی آریہ سماج نامرادی اور ناکامی کے لئے وقف ہوئی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں ناخنوں تک زور لگانا اس کا کام رہا مگر بجز نامرادی اور ناشادی کچھ اور اس کے نصیب نہ ہوا۔ پھر سلسلہ عالیہ کی دیکھا دیکھی کوئی نہ کوئی اڈمبر بھی یہ سماج رچتی رہی۔ قادیان میں تعلیم الاسلام سکول کے اجرا کی خبر پاکر جھٹ ایک دیانند جوبلی سکول کھولدیا۔ مگر آج اسکا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ پھر سلسلہ کے اخبارات کو دیکھکر یہ سوچا کہ قادیاں کے نام سے جو اخبار نکالا جاوے گا وہ خوب چلے گا ہی مخالف اور مسلمان۔ عیسائی۔ آریہ سب خریدیں گے۔ مگر وہی مثال ہوئی

قسمت کے ولیا یکائی تھی کھیر ہو گیا دلیا

اخبار کیا نکلا اس نے سماج کے کارکنوں اور روح رواں ممبروں ہی کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی قادیاں کی آریہ سماج نے یہ دیکھ کر کہ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر سال جلسہ ہوتا ہے آپ بھی سالانہ جلسہ کا ڈھنگ ڈالا مگر اب نہ وہ جلسہ ہے نہ کچھ۔ ان ساری نامرادیوں کے ساتھ سماج نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کھولا۔ اور ایک سالانہ جلسہ پر اس مدرسہ کی بعض لڑکیوں کو پنڈت سومراج نے بطور نمونہ پیش بھی کیا اور ان سے بھجن حاضرین کو سنوائے تاکہ وہ اندازہ کر سکیں کہ سکول کیسی ترقی کر رہا ہے مگر اب افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ نہ وہ سکول ہے نہ وہ معلم ہے نہ اس کے منیجر پنڈت سومراج اور اچھر چند گویا صف ہی لپٹی گئی۔ پرکاش کے ایڈیٹر نے بڑا شور مچایا کہ شبھ چنتک جاری رہے اور آریہ سماج کو غیرت دلائی۔ آپ بٹالہ پہنچکر بھی تحریکیں کیں اپنے اخبار میں بھی اسکی خدمت کا بوجھ اپنے ذمہ لینے کا عزم ظاہر کیا مگر سماج نے عملی طور پر جو جواب دیا وہ ظاہر ہے۔ قادیان میں آریہ سکول کھولنے کے لئے آریہ گزٹ میں پر جوش آرٹیکل محض ایک جھوٹی اور خود تراشیدہ گپ پر لکھا گیا چندہ کھولا گیا آریہ پبلک نے اس کا جواب جو دیا سب کو معلوم ہے۔ اب آریہ سماج قادیان کا گرل سکول بھی قادیان کی آریہ سماج کی پہلی تحریکوں کے ساتھ جا ملا کیونکہ جہانتک ہمجو معلوم ہوا ہے اور ہمنے دریافت کیا ہے اب اس کا کوئی وجود قادیان میں نہیں بعلمہ عرصہ سے چلی گئی ہے اور پھر اور کوئی آئی نہیں۔ آریہ گرل سکول حشر قادیاں کی آریہ سماج کی ناکامیوں پر ایک اور اضافہ ہے دیکھیں اب یہاں کی سماج اور کس تحریک کو کام میں لاتی ہے بہتر ہے کوئی نیوگ مندر بناکر سچے آریوں کی نئی مثال قائم کرے شاید وہ چل ہی جاوے اور اسکی یہاں کے بعض آریوں میں ضرورت بھی ہے۔

بدامنی کے تباہ کن نتائج

پولیٹیکل انقلاب اور بدامنی کے حامی روس کی اس حالت زار سے عبرت پکڑیں جس نے وہاں آغاز شورش سے لیکر اب تک اکثر حصص ملک کی رعایا کا دم ناک میں کر رکھا ہے۔ متواتر دو ڈہائی سال سے ایک ایسی عالمگیر بدنظمی وبے چینی پھیلی ہوئی ہے کہ جسے ہر ایک سمجھدار یقیناً لعنت اور سراپا نحوست ہی سمجھے گا۔ ہرچند کہ روس کی شخصی سلطنت میں بحالت امن بھی سختیاں اور عمال حکومت کی چیرہ دستیاں کچھ کم قابل شکایت نہیں لیکن امن اور بدامنی میں پھر بھی زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جسے کوئی صلح پسند ومآل اندیش آدمی نظرانداز نہیں کر سکتا۔ تازہ تار خبر مورخہ ۱۷ ارسی مظہر ہے کہ تشدد پسند لوگ جابجا چوریاں کرتے نقب لگاتے پھرتے ہیں۔ ایک فرقہ نے لوڈز میں ڈاک گاڑی پر حملہ کیا۔ چار کانسٹبلوں اور پولیسمینوں کو ہلاک کر کے دو ہزار روبل لے کر نو دو گیارہ ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد پٹرول جمعیت پہنچی تو وہ بھی ایک مزدوری کے کارخانہ میں جا گھسی۔ مزدوروں پر گولیاں برسائیں جس سے پندرہ کس ہلاک اور تیس مجروح ہوئے ایک دستہ نے وارسا کے ریلوے آفس پر حملہ آور ہو کر سپاہیوں کو جو پہرہ دے رہے تھے قتل اور زخمی کیا۔ اور دس ہزار روبل لے کر چلتے بنے۔ سپاہیوں نے بھی چند آدمیوں کو ہلاک ومجروح کیا۔ یہ واقعات وسط شہر اور روز روشن کے ہیں۔ اس سے بھی بعد کی خبر (۱۸ ارسی) میں ذکر ہے کہ لوڈز میں ۲۲ آدمی مارے گئے اور ۴۸ آدمی زخمی ہوئے۔

دور کیوں جاتے ہو اپنے ہی ملک کی حالت دیکھو کہ مشرقی بنگال سے آئے دن کیسی کیسی وحشت خیز خبریں سننے میں آتی ہیں۔ کہیں ہندو مسلمانوں کا فساد ہے کہیں لوٹ مار کی گرم بازاری کہیں جیل خانوں کی بھرتی۔ رعایا اور حکام کی عام پریشانی وغیرہ وغیرہ۔ خود پنجاب کیطرف خیال کرو کہ یہاں ابھی کچھ زیادہ بدامنی نہ پھیلنے پائی تھی۔ ہنوز شورش کا آغاز ہی تھا کہ انقلابی خیالات کے طفیل سینکڑوں عزت داروں کی آبرو خاک میں مل گئی۔ آزادی و تہذیب کے بعض حقوق جو خدا خدا کر کے کہیں مدتوں میں حاصل ہوئے تھے آناً فاناً معرض خطر میں پڑ گئے۔ جلسوں۔ تقریروں اور اخباروں کے متعلق نئی نئی قانونی قیود دیکھ لیں اور روز بروز انہیں اضافہ کا ہی اندیشہ ہے جیسا کہ ہم کئی سال سے زور دیکر لکھ رہے تھے۔ ادعائے محبان وطن کی غیر معتدل پالیسی نے ملک میں زہریلے خیالات پھیلاتے پھیلاتے آخر غریب انڈیا کے ساتھ ہمدردی کی دوستی والا ایسا ناشدنی سلوک کیا کہ اسکی ترقی وبہبودی کو صدیوں پیچھے جا پھینکا۔ کوئی ہے؟ جو ان عبرت انگیز واقعات کو کان دھر کر سنے اور آنکھیں کھول کر دیکھے۔

مسلمانان راہوں پر زیادتی

راہوں ضلع جالندھر میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے بہت کم ہے تمام سرکاری عہدہ دار بھی ہندو ہی ہیں جیسے تھانہ دار تحصیلدار ہیڈ ماسٹر مدرسہ پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ۔ غرضکہ عملہ کا عملہ ہی اس شعر کا مصداق ہے ؎

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے

نتیجہ اس ہر قسم کے غلبہ کا یہ کہ جیسا اور اکثر مقامات و محکمجات میں جم غفیر غالب مسلمانوں کو پیسے ڈالتا ہے ویسے ہی راہوں میں۔ یہ بیچارے مسلمان دانتوں میں زبان کی مانند جوں توں اپنی تلخ زندگی کے دن بسر کر رہے ہیں۔ ۲۳ تاریخ کے ایک ہندو اخبار میں اس مضمون کا تار چھپا تھا کہ راہوں میں مسلمانوں نے فساد کیا اور ہنود کی دوکانیں لوٹ لیں۔ لیکن برخلاف اسکے واقعہ یہ ہے کہ خود ہنود نے مسلمانوں کی ایک برات پر حملہ کیا جس میں سے ایک لڑکا غائب ہی ہے جو ممکن ہے مارا گیا ہو۔ اور مجروح ومضروب تو کئی ایک ہسپتال میں پہنچ چکے ہیں ایک اور لطف یہ کہ ہندو اخبار کو تو مسلمانوں کی زیادتی کا تار فوراً پہنچ گیا۔ اور مسلمانوں کو تار دینے سے ہی روکا گیا ہم اس بات پر مصر نہیں کہ مسلمانوں کا ہی بیان حرف بحرف صحیح ہے مگر اس کا بھی تو کوئی ثبوت نہیں کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ اور ہندو سراسر سچے ہندوؤں کے غلبہ سے ایک معمولی عقل کا بھی معاملہ فہم آدمی اس نتیجہ پر ضرور پہنچ سکتا ہے کہ زیادتی فریق غالب ہی کی ہوگی۔ کیونکہ جو بیچارے پہلے ہی ہر طرح دبے ہوئے ہیں۔ انہیں زیادتی کا کیا حوصلہ پڑ سکتا ہے؟ بہرحال ہم کو امید ہے کہ سرکاری تحقیقات میں اس معاملہ کی اچھی طرح چھان بین ہو کر جس کا قصور ہے وہ ضرور اپنے کئے کو بھگتیگا۔ ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ سرکاری سروس میں دونوں قوموں کے قائم مقاموں کا عدم تناسب اکثر بدعنوانیوں کا موجب ہوا کرتا ہے اسواسطے گورنمنٹ عالیہ کو ایسے صریح تجربات اور بین مشاہدات کے بعد اب اس اہم معاملہ پر خاطرخواہ توجہ زمانہ میں ذرا تامل نہ ہونا چاہئے۔ جسپر ہم عرصہ سے زور دیدے کر لکھ رہے تھے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۰۷ء)

جناب! بحوالہ خط لالہ دیوان چند (ڈی۔ اے۔ وی کالج) جو آپکے پرچہ مورخہ ۲۵ مئی کے اشو میں بعنوان مذکورۃ الصدر شائع ہو چکا ہے مندرجہ ذیل ریمارک کرنیکی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے۔ سماج اسکو اپنے سے خارج کرنیکی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک وشبہ کے آریہ سماج کی روح رواں تھا اسمیں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے اور چونکہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلبار پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب سے بڑھکر سبقت لے چکے ہیں۔ اسلئے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج نے پولیٹیکل تحریک اور ایجی ٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آواز کے ساتھ ساتھ پنڈت دیانند کی جے کے نعرے ابھی قریب کے گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتدا سے (جسکو تیس برس گذرے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنی ہمتیں گورنمنٹ کے برخلاف پولیٹیکل ایجی ٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز انہیں مت شامل ہوں یہاں تک اسکا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈہ کے طلبار کی خفیف اور معمولی سٹرائک پر اپنے پوتے کو جو وہاں پڑھتا تھا اپنی بیعت سے خارج کر دیا صرف اسلئے کہ اس نے سٹرائک کرنیوالے طلبا کی شمولیت اختیار کر لی تھی آپکے فتوے جہاد کو جو چھبیس برس سے شائع ہو چکا ہے سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا ہے جیسا اس صوبہ کے گذشتہ